رسالہ حق مقالہ حصہ اول

برہان ہدایت
اور
بطلان عیسائیت

المعروف

حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت فی رد عیسویت

از قلم حقیقت رقم

حافظ عبدالرحمن قیصر شاگرد علامۃ الدہر قاطع الکفر فقیہ العصر

مولانا السید محمد علی شاہ صاحب کیلی راجن غشمانپور

تحصیل احمد پور شرقیہ، ضلع بہاولپور

★

(صدیقیہ پاکستان)

بار اول — تعداد ۱۰۰۰ — قیمت پچاس پیسے

الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ

سورۃ الاعراف ع ۱۵۷ ولیوحنا ۵

یعنی جو لوگ رسول نبی امی کے پیرو ہیں وہ وہی ہے جس طرح توریت و انجیل میں ہے

الحمد للہ کہ رسالہ حق مقالہ حصہ اول

برہان ہدایت

در

بطلان عیسائیت

المعروف

حضور محمدؐ کی خصوصیت فی ویسوعیت

اس مختصر کتاب میں بائبل کے پچپن دلائل سے ثابت کیا گیا ہے

کہ مثیل موسیٰ خدا کا آخری نبی حضور محمدؐ رسول اللہ تھا یسوعؑ نہ نبی تھا نہ

عیسیٰ بن مریم کیونکہ انجیل متی ۱/۲۱ یسوع کا نام ہی یسوع کہتی ہے مسیح تو خود وہ کہلاتا تھا متی ۱/۲

از قلم حقیقت رقم

حافظ عبدالرحمن قیصر شاگرد علامۃ الدہر قاطع الکفر فقیہ العصر مولانا السید

محمد علی شاہ صاحب مبلغ انجمن عثمانپور تحصیل احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور

مارچ ۱۹۶۶ء

قیمت ۵۰ پیسے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد۔ احقر نے اس سے قبل عیسائیت کے رد میں تین کتابچے چھپوائیں افسوس کہ وہ غلط چھپ گئیں۔ اب چوتھی دفعہ یہ کاپی بنام حضور محمدؐ کی خصوصیت ردِ یسوعیت قارئین عظام کے ہاتھ میں ہے اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ پادری صاحبان جس یسوعؑ کو عیسیٰؑ کہتے ہیں اس کی زندگی کا ایک ایک واقعہ موسیٰؑ و داؤدؑ کی زندگی کے مطابق نہ تھا بلکہ خلاف تھا حالانکہ نبی وہ ہوتا ہے جس کا عملی نمونہ پہلے انبیاءؑ کے مطابق ہو اور جس نبوت کے مدعی کا عملی نمونہ پہلے نبیوں کی طرح نہ ہو وہ نبی نہیں تھا

نبوت کا پہلا معیار۔ قرآن کریم حدیث شریف اور توریت مقدس کے مطابق مسلمان حضور نبی کریمؐ کو خدا کا آخری نبی مانتے ہیں مگر پادری برکت اللہ ایم اے لاہوری تکمیل کے نبی میں بٹالوی چکوالی ختم النبیین میں اور خواجہ سیالکوٹی قرآن السعدین نامی رسائل میں یسوعؑ کو آخری نبی لکھا ہے۔ لیکن نبوت کا جو معیار بائیبل بتاتی ہے یسوعؑ اس معیار سے خارج تھا چنانچہ موسیٰؑ نے کہا خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے مجھ سا ایک نبی پیدا کریگا تم اس کی سننا دیکھو استثناء ۱۸:۱۵ و اعمال ۳:۲۲ گنتی ۲۶:۵۹ موسیٰؑ کو لاوی بن یعقوبؑ کی اولاد بتاتی ہے اور پادری صاحبوں نے متی ۱:۱۲ میں یسوعؑ کو ابیہود بن زربابل سلیمانؑ کی اولاد اور لوقا ۳:۲۷ میں یسوعؑ کو ریسا بن ابیہود الخ اور ناتن بن داؤدؑ الخ یہودہ بن یعقوبؑ کی اولاد بنا کر موسیٰؑ کے بھائیوں میں جا ملایا حالانکہ ا۔ تواریخ ۳:۱۹ یہ بتاتی ہے کہ زربابل کے دو بیٹے مسلام اور حننیاہ اور ایک بیٹی سلومیت تھے اس کا اور کوئی بیٹا نہ تھا اور نہ ہی ناتن کے بیٹوں میں کوئی ریسا بن زربابل تھا دوم یہ کہ یسوعی یسوعؑ کو زربابل کی اولاد بتاتے ہیں۔ لیکن حجی نبی کے ۲:۲۳ میں یہ لکھا ہے کہ دارا اور حجی نبی

ے زمانہ میں زربابل بن سیالتی ایل یہودہ کا ناظم تھا تو توریت کے مطابق اگر زربابل کا کوئی بیٹا ابیہود یا ریسا ہوتا تو یروشلیم کا بچہ بچہ ان کو جانتا ہوتا لیکن متی اور لوقا کے سوا انکو کوئی جانتا ہی نہ تھا تو روز روشن کیطرح ثابت ہو گیا کہ یسوع ہی کے بھائیوں داؤد کی اولاد سے نہ تھا کیونکہ متی ۲۲/۴۴ میں لکھا ہے کہ یسوع داؤد ا بیٹا بننے سے انکار کرتا تھا بلکہ وہ خدا وند بنتا تھا۔

نبوت کا | دوسرا معیار استثنا ۱۸/۱۸ میں یہ لکھا ہے کہ خدا نے موسیٰ سے فرمایا میں ن کے لیے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا استثنا ۱۸ میں تیرے بھائیوں کا لفظ ہے اور اب ان کے بھائیوں سے یعنی بنی اسرائیل بنی اسماعیل میں سے وہ نبی آنا تھا کیونکہ اسماعیلیوں کا تذکرہ پیدائش ۱۶/۱۲ ۲۱-۱۸/۱۴ ۲۵/[illegible] ۱۔ تواریخ ۲۹/۱ یسعیاہ ۴۲/۱۱ و ۶۰/۷ زبور ۸۳/۶ گنتیوں ۲۴/۲۲ اور استثنا ۳۳/۲ اب بھی پکارتی ے کہ اس وقت سے اب تک بنی اسرائیل میں کوئی نبی موسیٰ کی مانند جس سے خداوند ے روبرو باتیں کیں نہیں اٹھا ایسا ہی کما ارسلنا الی فرعون رسولا الایۃ ۱۵ سورہ مزمل حضور نبی کریم کی صفت مثیل موسیٰ عبناتی ہے مگر انجیل میں کہیں نہیں لکھا کہ یسوع نے مثیل موسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا تھا پس روز روشن کی طرح ثابت ہوا کہ توریت کا آخری نبی بمطابق قرآن مجید حضور محمد رسول اللہ ہی تھا یسوع نہ تھا۔

عیسیٰ ابن مریم | عیسیٰ مسیح جسکا ذکر قرآن مجید کی متعدد آیات میں آتا ہے یہ خدا نبی خدا کا بندہ اور مبشر احمد صلی اللہ علیہ وسلم تھا ساتھ ہی انجیلی یسوع بن یوسف بن ہیلی بن متات لوقا ۳/۲۳ ایک گمنام آدمی تھا جو خدا اور خدا کا بیٹا بنتا تھا دیکھو متی ۲۲/۴۴ یوحنا ۵/۱۸ افسوس مولانا شبیر احمد عثمانی حاشیہ القرآن در ۱۵ کساتز مطبوعہ تاج کراچی ۱۹۵۰ کے ۱۳۶ ۱۵۶ ۱۶۷ پر مولانا عبد الماجد دریا بادی طبع ۱۹۵۲ کے ۲۱۸ ۳۱ کے حاشیہ ۲۹۲/۱۹۲ و ۲۳۲ میں اور مولانا احمد رضا خاں بریلوی

مت ۱۵۲ ص ۵۹ میں عیسیٰ مسیح لکھا ہے حالانکہ قرآن مجید یہ بتاتا ہے کہ عیسیٰ کو خدا نے بن باپ پیدا کیا اور یسوع کا باپ یوسف تھا لوقا ۲/۴۸ و ۴/۲۲ دوئم یہ کہ قرآن مجید عیسیٰ کی والدہ کو کنواری بتاتا ہے مگر یسوع کی ماں کا شوہر تھا متی ۱/۱۶ سوئم قرآن کریم بتاتا ہے کہ جب عیسیٰ پیدا ہوا تو ان کی والدہ نے فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ کے بغیر بات نہ کی مگر یسوع کی ماں نے یروشلیم کے استادوں کے رو برو یسوع کا باپ کہہ کر اپنا خاوند بتایا لوقا ۲/۴۸ چہارم قرآن بتاتا ہے کہ عیسیٰ جب پیدا ہوا تو اس نے قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا کہا مگر یسوع جب تعلیم دینے لگا تو تیس برس کا تھا جیسا کہ سمجھا جاتا تھا کہ یوسف کا بیٹا تھا اور وہ عیلی کا دیکھو لوقا ۳/۲۳ پنجم قرآن بتاتا ہے کہ عیسیٰ کی والدہ زکریا کی کفالت میں مسجد اقصیٰ کے محراب میں رہتی تھی مگر یسوع کی والدہ اپنے شوہر کے پاس رہتی اور جہاں کہیں وہ جاتا اس کی دامنگیر ہوتی دیکھو متی ۲/۱۴ لوقا ۲/۴ ششم قرآن عیسیٰ کا نام عیسیٰ مسیح ابن مریم بتاتا ہے سورہ آلِ عمران آیت ۴۵ لیکن متی ۱/۲۱ کہتا ہے کہ یسوع کا یسوع رکھنا فرشتے نے کہا تھا ہفتم سورہ صف بتاتی ہے کہ عیسیٰ ابن مریم نے بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ میں خدا کا رسول ہوں توریت کو حق جانتا ہوں اور اپنے بعد آنے والے رسول احمد مجتبیٰ کی بشارت دینے کیلئے آیا ہوں مگر یوحنا ۷/۱ بتاتا ہے کہ یسوع گلیل میں پھرتا تھا یہودیہ میں نہ پھرتا تھا کیونکہ یہودی اس کی جان لینے کی تاک میں تھے۔ ہشتم قرآن مجید عیسیٰ مسیح کا نام عیسیٰ مسیح کہتا ہے لیکن انجیل میں نہیں کہ یسوع نے اپنا نام عیسیٰ مسیح کہلایا ہو بلکہ متی ۱۶/۲۰ مرقس ۸/۳۰ لوقا ۹/۲۱ بیکزیاں لکھتے ہیں کہ یسوع نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ کسی کو نہ بتانا کہ میں مسیح ہوں۔ نہم متی ۲۶/۶۳ کہتا ہے کہ سردار کاہن نے یسوع سے کہا میں تجھے زندہ خدا کی قسم دیتا ہوں کہ اگر تو خدا کا بیٹا مسیح ہے تو ہم سے کہہ دے یسوع نے اس سے کہا تو نے خود کہہ دیا بلکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اس کے بعد تم ابن آدم کو قادر مطلق کی دہنی طرف بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھو گے

یوحنا ۱۰ پ ۲۴ کہتا ہے کہ یہودیوں نے اسکے گرد جمع ہو کر اس سے کہا تو کب تک ہمارے دل کو
ڈانواں ڈول رکھیگا اگر تو مسیح ہے تو ہم سے صاف کہدے یسوع نے ان سے کہا جو کام میں
اپنے باپ کے نام کرتا ہوں وہی میرے گواہ ہیں غرضیکہ یسوع عیسیٰ مسیح نہ تھا کوئی فرضی آدمی
تھا جس طرح مرزا قادیانی تھا۔

نبوت کا چوتھا معیار استثنا ۱۸-۱۵ انکے بھائیوں میں سے ان کیلئے ایک نبی برپا کریگا
پیدائش ۱۶-۱۲ میں انکے بھائیوں کا لفظ
نیز استثنا ۲-۴ تیرے بھائیوں کا لفظ
ہر شخص خود دیکھ سکتا ہے کہ بنی اسرائیل کے بھائی بنی اسمعیلؑ تھے اور انکا تذکرہ میں نبوت۔
دوسرے معیار میں عرض کرچکا ہوں کہ پیدائش ۱۶-۱۱ اسمعیلؑ کا نام خدا کا سنا ہوا نام ہے
اسحاق کا نام خدا کا بتایا ہوا ہے لیکن خدا کی سماعت و قبولیت کا نام نہیں یہی حضور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا معیار ہے بخاری پارہ ۱۲ کتاب بدء الخلق باب ہرقل کی جلد ۶

نبوت کا پانچواں معیار پیدائش ۲۱-۱۰ یہ بتاتی ہے کہ جس فاران ملک عرب میں خدا تعالیٰ نے
اسمعیلؑ اور اسکی والدہ ہاجرہؑ کو بسایا ان کیلئے زمزم کا کنواں نکالا اسی طرح زبور ۸۴-۶ میں ہے لیکن
انجیل کے یسوع کا کوئی ایسا زندہ معجزہ توریت نہیں بتاتی۔

نبوت کا چھٹا معیار پیدائش ۱۷-۲۶ یہ بتاتی ہے کہ اسمعیلؑ اور ابراہیمؑ کا ختنہ ایک ہی دن ہوا
لہٰذا حضور نبی کریم کی نبوت کی دلیل ہے کہ ختنہ محمدی اسمعیل سے شروع ہوئی اور حضور پر
ختم یسوعی پادریوں کے مطابق مولانا عبد الماجد دریابادی اپنے ترجمۃ القرآن صفحہ ۳۴ و ۱۰۹ مطبوعہ تاج
پر یسوع کو عیسیٰ بتاکر انبیائے بنی اسرائیل کا خاتم ٹھہرادیا لیکن متی ۱۱-۱۳ لوقا ۱۶-۱۶ بیک زبان کہتے ہیں کہ
یسوع یوحنا یحییٰ ابن زکریا کو آخری نبی کہتا تھا۔

نبوت کا ساتواں معیار پیدائش ۲۱-۱۴ یہ بتاتی ہے کہ اسمعیلؑ ابھی شیر خوار ہی تھے کہ جب اسکی
والدہ کو ابراہیمؑ نے فاران کے بیابان عرب میں تنہا بیٹھا گئے جب انکا پانی ختم ہوگیا تو مایوس ہوکر
رو پڑی جس پر خدا کے فرشتے نے آسمان سے پکار کر کہا اے ہاجرہؑ قدرت جہاں تیرا لڑکا پڑا ہے خدا

نے اسکی واز سن لی ہے اسی اسمٰعیلؑ کی اولاد کا تذکرہ پیدائش ۲۵/۱۳-۱۶ اور تواریخ ۱/۲۹ یسعیاہ ۲۱/۱۳ وغیرہ زبور میں بھی کیا ۸۴/۵ میں ہے لیکن اسمٰعیلؑ کی نسل کا جو انتظار زبور ۸۴ و ۸-۱۲ اور یسعیاہ ۳۱ نے بتایا ہے مری نبوت کا پورا ثبوت ہے یعنی عرب کی بابت بار نبوت کا نغمہ بنی قیدار کی حشمت کا گھٹنا بنی قیدار کا آواز بلند کرنا۔ سلع کے بسنے والوں کا خدا جلال ظاہر کرنا۔ نیا گیت گانا خدا کو جنگی مرد کی طرح جنگ میں آنا اور اپنے دشمنوں پر نعرہ تکبیر غالب آنا اسی طرح بخاری شریف پارہ ۱۵ کتاب الانبیاء باب مبعث النبی حضور نبی کریم کا نسب نامہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان اور عدنان سے لیکر قیدار تک ابوجعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ کے ... طبع ... میں سے جیسے ناظرین ہے عدنان بن اُدد بن اُدّ بن ہمیسع بن سلمان بن عوص بن بوز بن قموال بن اُبی بن عوام بن ناشد بن حزا بن یزدان بن یدلاف بن طابخ بن جاحم بن ناحش بن ماخی بن عیفی بن عبقر بن حمدان بن سنبر بن یثربی بن یحزن بن یلحن بن العرعرہ بن ذیبان بن الہمام بن سمان بن مزی بن عوص العوام بن قیدار بن اسمٰعیلؑ بن ابراہیم حضور کی والدہ کا نام آمنہ نانی کا نام حبیبہ نانے کا نام وہب اور دادی کا نام فاطمہ تھا
یسوع یسوع مسیح کا نسب نامہ متی ۱/۱ لوقا ۳/۲۳ سموئیل ۱ پیشنگوئی ۱۶ اور دانی ایل ۹ میں پادریوں نے داؤد کی اصل و نسل کا چمکتا ہوا صبح کا ستارہ لکھا ہوا ہے لیکن یہ نسب نامہ یسوع کے باپ کا ہے لیکن پادری صاحبان یسوع کو بن باپ بتاتے ہیں جیسا کہ متی ۱/۱۸ لکھتا ہے لیکن جب تورات مقدس سے مریم والدہ یسوع کے باپ کا نام اس کے قبیلے اور اسکی بستی کا علم ثابت نہ ہو تو یسوع کا نانا یا ماں بھی بیگانے ہے
بنوت کا انجیل معیار استثنا ۱۸/۱۸ خدا کا یہ فرمان بتاتی ہے کہ میں اپنا کلام اسکے منہ میں ڈالونگا ایسا ہی سورہ فرقان کی پہلی آیت ہے تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ۔ سے روشن ہے کہ قرآن مجید خدا کی توحید امر و نواہی کفر و شرک کا رد حقوق العباد نکاح و طلاق حیض و نفاس مکذبین کی تباہی انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات چوری زنا افتراء ظلم و قتال کے مسائل سب کچھ قرآن مجید میں

لزوم ہے اور بخاری شریف پارہ ۱۸ کتاب التعبیر باب ۱۶۵ قولہٖ وَالْجُرُوْحُ قِصَاصٌ حدیث ۱۵۷۳ جلد سوم
قرنیہ مسئلہ قصاص میں حضور نے انسؓ بن مالک کی پھوپھی ربیع کے دو دانت تڑوا دئیے پھر پارہ ۲۷
کتاب الحدود باب ۹۶ قولہٖ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَۃُ پارہ ۲۸ کتاب المحاربین باب ۱۲۶ رَجْمُ الْمُحْصَنِ حدیث ۱۶۹۲ / ۱۶۹۳
جلد سوم میں ہے کہ حضورؐ نے ایک مخزومی عورت کا بایاں ہاتھ چوری کی سزا میں کٹوا دیا اور ایک
مرد کو دیوانی عورت کیساتھ زنا کی سزا میں سنگسار کر دیا۔ اسی طرح پارہ کتاب الانبیا باب ۳۰۷
زانیہ تَجِدُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَھُمْ حدیث ۷۰۳ میں ہے کہ یہودی ایک مرد عورت
زنا کرنیوالوں کو پکڑ کر حضورؐ کے پاس لائے تو حضورؐ نے دونوں کو سنگسار کرا دیا تھا۔

پادری صاحبوں نے ~~عرض کئے~~ کے جو او صاف ہیں نے حضور نبی کریمؐ ~~یسوع استثنا ۱۸~~

یوحنا ۸ میں یہ لکھا ہے کہ یسوع نے کہا جس طرح باپ نے مجھے سکھایا اسی طرح یہ باتیں میں کہتا
ہوں لیکن اپنے منہ میاں مٹھو بننا کوئی وقعت نہیں رکھتا کیونکہ موسیٰ کا حکم استثنا ۲۲/۲۲ بلعقیبہ ۱۰۰
وہی حضورؐ کا معمول بخاری شریف کی احادیث سے بیان کیا گیا ہے اب یسوع کا
عمل سنئے جیسا یوحنا ۸ لکھتا ہے کہ فقیہی اور فریسی ایک عورت کو پکڑ کر یسوع کے
پاس لا کر کھڑا کیا اور کہا کہ یہ عورت زنا کے فعل میں پکڑی گئی ہے اور توریت استثنا ۲۲/۲۲
ایسی عورتوں کو سنگسار کرنے کا حکم دیتی ہے تو اس عورت کی نسبت کیا کہتا ہے یسوع
جھک کر زمین پر انگلی سے لکھنے لگا وہ اس سے سوال کرتے ہی رہے تو اس نے سیدھے ہو کر ان
سے کہا کہ جو تم میں بیگناہ ہو وہی پہلے اس کے پتھر مارے اور جھک کر زمین پر انگلی سے لکھنے
لگا وہ سن کر بڑوں سے لیکر چھوٹوں تک ایک ایک کر کے نکل گئے اور یسوع اکیلا رہ گیا
اور عورت وہیں بیچ میں رہ گئی یسوع نے سیدھے ہو کر اس سے کہا اے عورت
یہ لوگ کہاں گئے کیا کسی نے تجھ پر حکم نہیں لگایا اس نے کہا اے خداوند کسی نے نہیں یسوع
نے کہا میں بھی تجھ پر حکم نہیں لگاتا۔
اگر یسوع نبی ہوتا تو اسے زمین پر جھک کر لکھنے کی کیا ضرورت تھی بلکہ وہ فقیہوں اور فریسیوں سے

یہ کہنا کہ نا معقول جس آدمی کے ساتھ اس عورت نے زنا کیا ہے وہ بھی حاضر کرو تاکہ تمہاری گواہی کے مطابق میں دونوں ناکاروں کو سنگسار کروں مگر یہ عورت مرد زناکار ثابت نہ ہوئے تو تم کو سزا دوں گا یہی ۲۴:۲۰ کا حکم ہے پس از روئے بائیبل ثابت ہوگیا کہ یسوع نبی نہ تھا

نبوت کا نواں معیار استثنا ۱۸:۱۸ خدا تعالیٰ کا حکم یہ بتاتی ہے کہ جو کچھ میں اسے حکم دونگا وہی وہ لوگوں سے کہیگا تورات کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ موسیٰ نے فرعون کو یہ فرمایا تھا کہ میرے لوگوں کو خدا کی عبادت کرنے دے خروج ۵:۱ اسی طرح حضور نبی کریم نے اہل مکہ کو خدا کا پیغام دیا دیکھو بخاری پارہ ۱۹ کتاب التفسیر سورہ شعراء حدیث ۱۹۹۰ جلد دوم مترجم مگر یسوع نے کہا جب تم دعا کرو تو اپنی کوٹھڑی کا دروازہ بند کر کے اپنے باپ سے جو پوشیدگی میں ہے دعا کرو دیکھو متی ۶:۶ بھلا جو آدمی اپنا دروازہ بند کر کے دعا کرنا سکھاتا ہو اسکے اسلام اور کفر کا اندازہ کس طرح ہو سکتا ہے حالانکہ موسیٰ اور حضور نبی کریم نے اپنی امتوں کو جمع کر کے خدا کی عبادت پر جمع کیا تھا دیکھو استثنا ۲۹:۱۰ اور قرآن کا لفظ اَقِیمُوا الصَّلٰوۃَ افسوس کہ مولانا السید سلیمان ندوی سیرۃ النبی جلد ۵ ص ۱۱۱ طبع سوم اعظم گڑھ ۱۳۷۱ھ ۱۹۵۲ء میں لوقا ۲۲:۳۹ کے لفظ اپنے دستور کے موافق یسوع کی یکشبی نماز تہجد لکھدی حالانکہ متی ۵:۱ مرقس ۱:۳۵ لوقا ۵:۱۶ بیکن نے بیان کیے ہیں کہ یسوع نے شاگردوں کے ساتھ کبھی نماز نہ پڑھی تھی حالانکہ لوقا یسوع کا شاگرد ہی نہ تھا بلکہ لوقا اور مرقس پولس کے ہمخدمت تھے دیکھو ۲ تیمتھیس ۴:۱۱ ۔

نبوت کا دسواں معیار خروج ۳۰:۱۹-۲۱ بتاتی ہے کہ خیمہ اجتماع میں جانے اور قربانی کرتے وقت ہاتھ منہ پاؤں دھویا کرو اسی طرح سورہ مائدہ میں ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ لیکن یسوع کہتا تھا کہ برے خیال خونریزیاں زناکاریاں چوریاں جھوٹی گواہیاں بدگوئیاں وغیرہ آدمی کو ناپاک کرتی ہیں مگر بغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھانا آدمی کو ناپاک نہیں کرتا دیکھو متی ۱۵:۱۹ ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ یسوع جب کھانا کھانے کے لیے ہاتھ نہ دھلواتا تھا تو گندگی اور غلاظت سے کب نہانے دھونے کی پرواہ کرتا تھا۔

نبوت کا ۱۱ واں معیار موسیٰؑ و داؤدؑ نے بکریاں چرائیں اور کافروں سے جنگ کیا بعینہٖ حضور
نبی کریمؐ نے بکریاں بھی چرائیں اور کافروں سے جنگ بھی کیا دیکھو بخاری پارہ ۱۳ کتاب الانبیاء باب یعکفون
علیٰ اصنام لھم حدیث ۱۰۳ جلد دوم مترجم اور سورہ توبہ آیت ۲۳ خروج ۳ ۱ سموئیل ۱۷ مگر یسوعؑ نے نہ کبھی
بکریاں چرائیں اور نہ کبھی کافر سے جنگ کیا بلکہ یہ کہا کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا متی ۵/۳۹ جو تو اپنی ۵/۱۹ یسوعؑ کا یہ قول
بھیڑوں چرواہا بالکل ناپاکی کا ذریعہ لکھا ہے مگر تھا یسوعؑ چور کیونکہ متی ۱۲ مرقس ۲ لوقا ۶ تینوں کہتے ہیں کہ
یسوع سبت کے دن کھیتوں میں ہو کر گیا اور اسکے شاگردوں کو بھوک لگی اور وہ بالیں توڑ توڑ کر کھانے لگے فریسیو
ں نے دیکھ کر اسکو کہا کہ دیکھ تیرے شاگرد وہ کام کرتے ہیں جو سبت کے دن کرنا روا نہیں متی ۱۲ مرقس ۱۱ لوقا ۱۹/۲۹
کہتے ہیں کہ جب وہ یروشلم کے نزدیک پہنچے اور زیتون کے پہاڑ پر بیت فگے کے پاس آئے تو یسوعؑ نے
دو شاگردوں کو یہ کہکر بھیجا اپنے سامنے کے گاؤں میں جاؤ وہاں پہنچتے ہی ایک گدھی بندھی ہوئی اور اسکے ساتھ
بچہ پاؤ گے انہیں کھول کر میرے پاس لے آؤ اگر کوئی تم سے کچھ کہے تو کہنا کہ خداوند کو ان کی ضرورت ہے بسوم یوحنا
۱۲ جو کہتا ہے کہ یسوعؑ کا ایک شاگرد چور تھا اور اسکے پاس تھیلی رہتی تھی بر چشم دیدہ دیکھ سکتا ہے تم خود ہی نہ خرد
کہ نہ کافروں سے جنگ کرے نہ سبت کے دن کی پرواہ کرے اور اسکا شاگرد بھی چور ہو تو اس کے چور اور داؤد بکریاں چرانے والا
نبوت کا ۱۲ واں معیار استثنا ۱۸/۱۸ خدا کا حکم یہ بتاتی ہے کہ میں اپنا کلام اسکے منہ میں ڈالونگا لیکن کہا
پادری صاحبان اس پیشگوئی کا مصداق یوحنا ۱۲/۴۹ میں یسوعؑ کو بنا دیتا ہے کہ میں نے اپنی طرف سے کچھ
نہیں کہا بلکہ باپ جس نے مجھے بھیجا اسی نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ کیا کہوں اور کیا بولوں مگر اس پیشگوئی کا
مصداق یسوعؑ نہ تھا کیونکہ موسیٰؑ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم دیا گیا کہ اے اسرائیل آئین اور احکام
میں تم کو سکھاتا ہوں تم ان پر عمل کرنے کیلئے سن لو ...... اور تم انکو اپنے بیٹوں اور پوتوں کو سکھانا
دیکھو استثنا ۴/۱،۹ اسی طرح حضورؐ نے قرآنی احکام پر خود بھی عمل کیا اپنی بیویوں بیٹیوں اصحابوں
اور ان کی آل اولاد کو بھی قرآن مجید کی تعلیم دلوائی اور اپنی زندگی مبارک میں قرآن مجید جمع
بھی کرا دیا تھا دیکھو بخاری پارہ ۱۵ کتاب الانبیاء باب مناقب ابی بن کعبؓ و زید بن ثابتؓ
حدیث ۹۹۴/۹۹۵ جلد دوم مترجم لیکن انجیل اور انجیل کی کوئی قدیمی تفسیر سے ثابت ہی نہیں کہ موجودہ

انجیلیں یسوع نے درشایا تحریر؟ اپنے شاگردوں کو سکھائی تھیں، انجیں سکھانا تو درکنار یسوع تو اپنے کو مسیح ظاہر کرنے سے روکتا تھا متی ۱۶/۲۰ مرقس ۸/۳۰ لوقا ۹/۲۱ بلکہ متی ۱۶/۱۹ یہ لکھتا ہے کہ یسوع نے اپنے سب شاگردوں میں سے شمعون پطرس کو چن کر آسمان وزمین کا کنجی بردار بنانا چاہا لیکن افسوس کہ وہی پطرس اپنے خداوند یسوع پر لعنت کر کے انکار کر بیٹھا تھا دیکھو متی ۲۶/۷۴ مرقس ۱۴/۷۱ پس روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ یسوع نبی نہ تھا۔

نبوت کا ۱۳واں معیار استثنا ۱۸/۱۹ و اعمال ۳/۲۳ میں ہے کہ یوں ہوگا کہ جو کوئی اس نبی کی نہ سنیگا وہ امت میں سے نیست و نابود کیا جائیگا ایسا ہی سورہ آل عمران کی آیت ۱۲۷ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ ہے کہ خداتعالیٰ نے اپنے نبی محمد کریم کے دشمنوں کو ذلیل کر کے مٹا دیا اور استثنا ۱۸/۲۲ سورہ الحاقہ کی آیت ۴۴ تا ۴۶ جھوٹے نبی کی پہچان یہ بتاتی ہے کہ وہ نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور اسکے کہنے کے مطابق کچھ واقع یا پورا نہ ہو وہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں یوں تو یوحنا ۱۴/۱۰ یسوع کی یہ شان لکھتا ہے کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے یہ باتیں جو میں تم سے کہتا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہتا لیکن باپ مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے لیکن تھا کذاب کیونکہ یسوع اپنے دشمنوں سے پہلے نیست و نابود ہو گیا یہی اسکے جھوٹا ہونے کا ثبوت ہے

پادریوں کا کذب پادری صاحبوں نے متی ۲۰/۱۸ مرقس ۱۰/۳۳ لوقا ۱۸/۳۱ میں یہ لکھ دیا ہے کہ یسوع نے کہا دیکھو ہم یروشلم کو جاتے ہیں اور جتنی باتیں نبیوں کی معرفت لکھی گئی ہیں ابن آدم کے حق میں پوری ہونگی کیونکہ وہ غیر قوم والوں کے حوالہ کیا جائیگا اور لوگ اس کو ٹھٹھوں میں اڑائیں گے اس کی بےعزتی کریں گے اس پر تھوکیں گے کوڑے مارینگے قتل کرینگے علی ہذا القیاس وہ تیسرے دن جی اٹھے گا یعنی پادری کہتے ہیں کہ یسوع نے اپنے قتل ہونے کی پیشگوئی کی تھی لہذا وہ اپنی پیشگوئی کے قتل ہو کر دفن ہوا اور دفن ہونے کے تیسرے دن بعد جی اٹھا تھا یاد رہے! اگر تمہارا یسوع مر کر جی اٹھا تھا تو توریت دانی ایل ۹/۲۶ اور سورہ انبیاء کی آیت ۶۸/۶۹ کے مطابق یسوع صلیب پر نہ مرتا بلکہ زندہ رہتا اور زندہ ہی نیچے اتر آتا کیونکہ خود خدا

جیسا کہ جس نے کہا تھا میں اپنی جان دینے اور لینے پر اختیار رکھتا ہوں دوئم یہ کہ اگر یسوع
مرنے کے بعد جی اٹھا تھا تو دانی ایل ۳ باب ۲۷ تا ۲۸ بنوکدنضر بادشاہ کے مشیروں نے فراہم ہو کر
سدرک میسک اور عبدنجو پر نظر کی اور دیکھا کہ آگ نے انکے بدنوں اور انکے سر کا ایک بال بھی
نہ جلایا اور ان کی پوشاک میں مطلق فرق نہ آیا اور ان سے آگ سے جلنے کی بو بھی نہ آتی تھی
پس بنوکدنضر نے پکار کر کہا کہ سدرک میسک اور عبدنجو کا خدا مبارک ہو جس نے اپنا
فرشتہ بھیج کر اپنے بندوں کو رہائی بخشی جنہوں نے اس پر توکل کر کے بادشاہ کے حکم کو ٹال دیا
اور اپنے بدنوں کو نثار کیا کہ اپنے خدا کے سوا کسی دوسرے معبود کی عبادت و بندگی نہ کریں گے
اسلئے میں یہ فرمان جاری کرتا ہوں کہ جو قوم یا امت یا اہل لغت سدرک میسک اور عبدنجو
کے خدا کے حق میں کوئی نامناسب بات کہیں ان کے ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں گے پادریو
یہ ہمارا قرآن مجید نہیں بلکہ تمہاری بائبل کا پہلا عہدنامہ ہے اسکے مطابق اگر یسوع زندہ
جی اٹھا تھا تو بنوکدنضر کے مطابق اپنی انجیل سے ثابت کر دکھاؤ کہ جس سردار کاہن کے
سامنے یسوع کا چالان ہوا اور جس سردار کاہن کے سامنے یسوع صلیب پر مار دیا گیا تھا
اس سردار کاہن کی کوئی شہادت ہے کہ یسوع میرے روبرو قبر سے زندہ باہر نکلا ہے
یا صلیب سے زندہ نیچے اتر آیا ہے تو درست اگر ایسی تحریر نہیں تو جان لو کہ یسوع ہمیشہ کیلئے
جہنم رسید ہو گیا ۔

ثبوت کا ۱۴ واں معیار انجیل مقدس عبرانیوں ۱۱ باب ۳۲ تا ۳۴ یہ بتاتی ہے کہ اب کیا کہوں اتنی
فرصت کہاں کہ جدعون برق سمسون افتاہ داؤد سموئیل اور نبیوں کا احوال بیان کروں انہوں
نے ایمان ہی کے سبب سے سلطنتوں کو مغلوب کیا ۔ راستبازی کے کام کئے ۔ وعدہ
کی ہوئی چیزوں کو حاصل کیا شیروں کے منہ بند کئے ۔ آگ کی تیزی کو بجھایا تلوار کی دھار سے بچ
نکلے کمزوری میں زورآور ہوئے ۔ لڑائی میں بہادر بنے غیروں کی فوجوں کو بھگا دیا ۔ کوئی ہے دنیا کا
پادری اپنی انجیل کے مطابق ہمیں یہ دکھائے کہ یسوع نے کسی سلطنت کو مغلوب کیا ہو کسی

شیر کا منہ بند کیا ہو آگ کی تیزی کو بجھایا ہو۔ تلوار کی دھار سے بچ نکلا ہو۔ کمزوری میں زور
آور ہوا ہو۔ لڑائی میں بہادر بنکر کسی اغیار کی فوج کو بھگایا ہو ہرگز نہیں بلکہ انجیل کے مطابق
یسوع تو ایماندار تھا نہ نبی ہاں انجیل کے مطابق برحق نبی حضور محمد رسول اللہ تھا جس نے جنگ
بدر احد خندق اور خیبر تک کی سب سلطنتوں کو مغلوب کیا ابوجہل ابو کراش ابوسفیان عاص بن
وائل عتبہ بن ولید جیسے شیروں کا منہ بند کیا آگ کی طرح تیز تلواروں کی دھار سے بچکر اپنے
گھر سے نکل کر ابوبکر صدیقؓ کو لے کر صحیح سلامت ہجرت والی رات غار ثور میں پھر مدینہ منورہ
میں تشریف لے گئے حالانکہ حضورؐ اور حضورؐ کے سچے جانشین ابوبکر صدیقؓ کے پکڑنے اور
قتل کرنے پر کفار مکہ نے سو سو اونٹوں کا انعام مقرر کر رکھا تھا اور اس انعام لینے کی خاطر سراقہ
بن جعشم نے گھوڑا بھی دوڑایا مگر آپ کو پکڑنے والے اور آپ کو قتل کرنے والے سب ناکام
و نامراد رہے دیکھو بخاری شریف پارہ ۱۵ کتاب الانبیاء باب ہجرت ۲۵۹ حدیث ۱۰۸ جلد دوم مترجم

نبوت کا ۱۵ واں معیار استثنا ۳۳ باب ۲ موسیٰ کا اعلان یہ بتاتی ہے کہ اس نے کہا خداوند سینا سے آیا
اور شعیر سے ان پر آشکار ہوا وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا اس پیشگوئی کا پہلا لفظ سینا ہے جس پر
خدا تعالیٰ نے موسیٰ سے کلام فرمائی تھی اور شعیر و فاران ملک عرب کا ملا جلا علاقہ ہے جس میں
حضرت اسمٰعیل اور آپکا برادر زادہ عیسو بن اسحاق بستے تھے اور اسمٰعیل کی بیٹی بشامہ اسی عیسو
کی بیوی تھی دیکھو پیدائش ۳۶/۳ موجودہ اردو انگریزی انجیل کے سوا ایک اور انجیل برناباس
کے ۴۳/۳ اور ۱۸/۱۳۲ میں یہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ سے فرمایا کہ میرا عہد تجھ سے اسمٰعیل کی بابت
ہے اسحٰقؑ سے نہیں جسکے عربی الفاظ یہ ہیں وَقَولِی لِاَنِّی اَقُولُ لَکُمُ الحَقَّ اِنَّ العَھدَ صَنَعَ
بِاِسمٰعِیلَ لَا بِاِسحٰقَ وَاِنَّ المَوعِدَ صَنَعَ بِاِسمٰعِیلَ وَلَا بِاِسحٰقَ دوم دیکھو پیدائش ۱۲/۸
بتاتی ہے کہ ابراہیمؑ وہاں کوچ کرکے اس پہاڑ کی طرف گیا جو بیت ایل کے مشرق میں ہے
اور اپنا ڈیرہ ایسے لگایا کہ بیت ایل مغرب میں اور عی مشرق میں پڑا اور وہاں اس نے خداوند
کے لیے ایک قربان گاہ بنائی اور خداوند سے دعا کی یہی توریت کا لفظ بیت ایل بیت اللہ

کا معرب ہے ایسا ہی پیدائش ۲۵/۱۲-۱۶ بنی اسمٰعیلؑ کا مسکن و مرکز مکہ تھا جو چھاؤنیوں میں بدل ڈالا ہے۔ جس طرح زبور ۸۴/۳ سے ۸۴/۸ تک اسمٰعیلؑ ہاجرہؑ کا لفظ بلفظ تیرے مذبح تیرے گھر وادی بکہ چشموں کی جگہ اور ان میں سے ہر ایک صیہون میں خدا کے حضور حاضر ہوتا ہے حج بیت اللہ اور زیارت نبوی کی پوری پوری دلیل ہے۔

پادریوں کا کذب | پادری صاحبوں کا پہلا جھوٹ یہ ہے کہ پیدائش ۲۱/۱۰ گلتیوں ۴/۳۰ میں حضرت اسمٰعیلؑ کو حضرت ابراہیمؑ کی وراثت سے خارج لکھدیا ہے حالانکہ پیدائش ۱۶/۳ بتاتی ہے کہ حضرت سارہؑ نے حضرت ہاجرہؑ کو بیوی بنا کر حضرت ابراہیمؑ کے حوالہ کیا تھا جب ہاجرہ ابراہیمؑ کی بیوی ہوئی تو اسمٰعیل ہی وارث ہوا پیدائش ۲۴/۳۶ و ۲۵/۵ ۲۱/۱۰ گلتیوں ۴/۳۰ کے چاروں حوالے غلط ہیں کیونکہ استثنا ۲۱/۱۵ و ۱۶ بتاتی ہے کہ اگر کسی مرد کی دو بیویاں ہوں ایک محبوبہ اور دوسری غیر محبوبہ! محبوبہ اور غیر محبوبہ دونوں سے بیٹے ہوں اور پہلوٹھا بیٹا غیر محبوبہ سے ہو تو جب وہ اپنے بیٹوں کو اپنے مال کا وارث کرے تو وہ محبوبہ کے بیٹے کو غیر محبوبہ کے بیٹے پر جو فی الحقیقت پہلوٹھا ہے فوقیت دے کر پہلوٹھا نہ جانے بلکہ وہ غیر محبوبہ کے بیٹے کو اپنے سب مال کا دونا حصہ دیکر پہلوٹھا مانے پس توریت نے ثابت کر دیا کہ اسمٰعیل ہی ابراہیمؑ کی دینی و دنیاوی برکتوں کا دونا حقدار تھا اسحٰقؑ نہیں

پادری کا دوسرا کذب پادری صاحبوں کا یہ ہے کہ پیدائش ۲۲/۲ میں اسحٰقؑ کا قربان ہونا لکھا ہے حالانکہ توریت کا لفظ جسے تو پیار کرتا ہے اسمٰعیل کی قربانی کا ثبوت ہے کیونکہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے اسحٰقؑ کی پیدائش کی خوشخبری ابراہیمؑ کو دی گئی تو ابراہیمؑ نے خدا کے حضور یہ عرض کیا تھا کہ کاش اسمٰعیلؑ ہی تیرے حضور جیتا رہے دیکھو پیدائش ۱۷/۱۸

نبوت کا | ۱۶واں معیار استثنا ۳۳/۲ آخری نبی کی صفت دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا لیکن ۱۹۰۸ء کے بعد پادریوں نے دس ہزار قدسیوں کا لفظ لاکھوں قدسیوں میں آیا بنا رکھا ہے حالانکہ آج سے ۱۳۴۹ سال قبل بشہر ۶۲۴ فتح مکہ کے دن حضور نبی کریمؐ نے دس

مزار قدسی صحابہؓ کے ساتھ مکہ فتح کیا تھا دیکھو بخاری پارہ ۱۷ کتاب المغازی باب ۵۱۵ غزوہ الفتح فی رمضان حدیث ۱۲۴۷ جلد دوم مترجم لیکن متی ۲۶/۲ مرقس ۳/۱۴ لوقا ۶/۱۳ یسوع کے بارہ شاگرد بتاتے ہیں جن میں سے ایک یسوع کو پکڑوا کر اپنے آپ پھانسی دے کر حرام کی موت مر گیا متی ۵/۲۷ دوسرا یسوع پر لعنت کر کے اس کا انکار کر بیٹھا متی ۲۶/۷۴ مرقس ۱۴/۷۱ اور دوسرے مچھے سہے شاگرد بھی اسے چھوڑ گئے تھے متی ۲۶/۵۶ یوحنا ۶/۶۶ لہذا ثابت ہوا کہ یسوع نبی نہ تھا مولانا کوثر نیازی کا کمال دیکھئے کہ اس نے ہفت روزہ شہاب انوار جلد ۹ شمارہ ۶، ۶ فروری ۱۹۶۳ء ۱۰ شوال ۱۳۸۳ھ کے صفحہ ۱۵/۱ پر حضرت علی کو کعبہ میں پیدا ہوئے اور فتح مکہ کے دن حضور نبی کریمؐ کے کندھے پر چڑھ کر بت توڑنے والا لکھ دیا حالانکہ بخاری باب ۵۱۶ این رکز النبی الرایۃ یوم الفتح حدیث ۱۲۸۵/۱۲۴۶ جلد ۲ صاف بتاتی ہے کہ فتح مکہ کے دن بت سب حضورؐ نے توڑے تھے اور موضوعات کبیر ملا علی قاری ترجمہ مولانا حبیب الرحمن کاندھلوی مطبع سعیدی کراچی حرف الیاء کے بعد فصل دوسری ص ۲۶۲ میں یہ لکھا ہے کہ اسلام میں پیدائش کی ضرورت نہیں انجام خیر پر دارومدار ہے یہ شیعوں کا خود ساختہ خیال ہے کہ حضرت علی کعبہ میں پیدا ہوا تھا۔

نبوت کا ۱۷واں معیار خروج ۱۳/۳۱ زبور ۸۶/۱۶ ۱۱۶/۱۶ یہ بتاتی ہے کہ موسیٰ خدا کا بندہ اور نبی تھا داؤد اپنے آپ کو خدا کا بندہ اور لونڈی کا بیٹا کہلاتا تھا اسی طرح حضور نبی کریمؐ نے تشہد سکھاتے وقت اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پڑھایا تھا لیکن یسوع کو یوحنا میں خدا کا بیٹا لکھتا ہے حالانکہ خروج ۲۰/۷ بتاتی ہے تو خداوند اپنے خدا کا نام بے فائدہ نہ لینا کیونکہ جو اس کا نام بے فائدہ لیتا ہے خداوند اسے بے گناہ نہ ٹھہرائے گا۔ ایسا ہی متی ۲۶/۶۵ یوحنا ۱۹/۷ میں لکھا ہے کہ جو آدمی اپنے آپ کو خدا کہلاتا ہے وہ کافر ہے افسوس ہمارے پاکستانی مولوی اسی یسوع کو عیسیٰؑ بنائے بیٹھے ہیں جس کو یہودی اور سردار کاہن نے کافر کہا تھا۔

نبوت کا ۱۸واں معیار استثنا ۳ پ خدا کا فرمان بابت نبی آخرالزمان یہ بتاتی ہے کہ وہ بے
شک قوموں سے محبت رکھتا ہے اسی طرح حضورؐ کی صفت سورہ انبیاء کی آیت وَمَا
اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ بتاتی ہے لیکن یسوع اس صفت سے خارج تھا کیونکہ وہ
خود اپنے پطرس کو شیطان بے اعتقاد کجرو نسل کہتا تھا دیکھو متی ۱۶/۲۳
ہرائے تو پرے
اور یسوع کا دعویٰ تھا کہ میرے باپ کی طرف سے آسمان و زمین کا سارا اختیار مجھے سونپا
گیا ہے متی ۲۸/۱۸ اور جب فریسیوں و صدوقیوں نے اس سے نشان دیکھنے کی درخواست
کی تو نشان دکھانے کے بجائے ان کو زنا کار پشت کہہ دیا متی ۱۶/۴ پس توریت و انجیل
کی ۱۸/۱۸ کے فقرہ حلیم کا مصداق بھی حضور نبی کریمؐ تھا کیونکہ ابو تحافہ ابوبکر صدیق بن عثمان
بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ۲ ابو حفص عمر ابن الخطابؓ بن نفیل بن
عبدالعزیٰ بن رباح بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب ۳ عثمانؓ بن عفان بن
ابوالعاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف بن قصی ۴ علیؓ بن ابی طالب بن عبدالمطلب
بن ہاشم بن عبد مناف ۵ مصعبؓ بن عمیر ۶ خالدؓ بن ولید ۷ عکرمہؓ بن ابو جہل ۸ زبیرؓ بن
عاصم ۹ عامر بن فہیرہ ۱۰ عبداللہ بن مسعودؓ ۱۱ عبداللہ بن عباسؓ ۱۲ سب کے سب مختلف
قبائل کے چشم و چراغ تھے جو حضورؐ کی محبت پہ جان دیتے تھے مگر یسوع کی بدزبانی
کے باعث اس کا کوئی بھی محب نہ بنا۔

نبوت کا ۱۹واں معیار خدا کی طرف سے استثنا ۳۳/۳ یہ بتاتی ہے کہ اس کے سب مقدس
لوگ تیرے ہاتھ میں ہیں ایسا ہی سورہ فتح کی آیت يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ پندرہ سو
صحابہؓ ۶ ہجری ۶۲۸ء غزوہ حدیبیہ کے دن حضورؐ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر موت پر بیعت
ہوئے دیکھو بخاری پارہ ۱۶ کتاب المغازی باب ۵۰۳ غزوہ حدیبیہ حدیث ۳۳۸/۳۲۴ جلد دوم مترجم
لیکن یسوع نے جتنے چیلے چانٹے بنائے ایک نے اسے پکڑوا کر اپنے آپ پھانسی دے دی یہوداہ اسکریوتی تیس ہی
ہلاک کیے اس کا انکار کیا باقی ماندہ شاگرد بھی اسے چھوڑ گئے تھے دیکھو متی ۲۶/۵۶ مرقس ۱۴/۵۰ اور متی ۲۷/۵

نبوت کا ۱۲واں معیار استثنا ۳۳: یہ بتاتی ہے کہ وہ تیرے قدموں میں بیٹھے ایک ایک تیری باتوں سے مستفیض ہوگا۔ یہی حضورؐ کے صحابہ کی خصوصیت تھی کہ سب سے پہلا مسلمان ابوبکر صدیقؓ سب سے پہلا حضورؐ کا حامی ابوبکر صدیق جنگ بدر میں حضورؐ کا تسلی دہندہ غار ثور میں ساتھی ایسا ہی عمر ابن الخطاب جس کے اسلام سے اسلام اور مسلمانوں کا غلبہ ہوا ایسا ہی عثمانؓ بن عفان نے بیر رومہ ۲۰ ہزار درہم میں خرید کر یہودیوں سے مسلمانوں کی محتاجی دور کر دی اور علیؓ بن ابیطالب بھی حق کے طالب و مطلوب تھے جامع ترمذی اور در باب مناقب علی بن ابیطالب حدیث ۱۷۵ ص ۳۷۴/۲ بخاری شریف پارہ ۱۴ کتاب الانبیاء باب ۲۸ حدیث ۸۲۰/۸۹۱ ۸۲۸/۸۷۱ جلد دوم مترجم مگر یسوع نہ نبی تھا نہ کوئی اس کی باتوں سے مستفیض ہو کر ثابت قدم رہا لیکن ابوبکر صدیق و عمر ابن الخطابؓ اب بھی حضورؐ کے قدموں پر نثار ہیں۔

نبوت کا ۱۳واں معیار استثنا ۳۳: یہ بتاتی ہے کہ وہ یعقوب کو تیرے احکام اور اسرائیل کو تیری شریعت سکھائیں گے ایسا ہی بخاری شریف پارہ پہلا کتاب الوحی کی حدیث چھوٹی پارہ ۱۸ کتاب التفسیر باب ۶ قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ حدیث ۷۶۶ جلد دوم مترجم میں ہے کہ حضورؐ نے رومی قیصر کے پاس اپنا قاصد بھیج کر اس کو اپنی نبوت اور دین اسلام کی دعوت دی دوسرا خط حضورؐ نے خسرو پرویز ایرانی کو بھیجا اور تیسرا خط عیاش بن ربیعہ کے ہاتھ یمن کے رئیس حارث، مسروح اور نعیم بن عبد کلال حمیری کے پاس بھیجا تھا دیکھو دعوت اسلام ترجمہ اردو دی پریچنگ آف اسلام سر تھامس آرنلڈ طبع دوم ۱۹۶۰ء کراچی اور تاریخ اسلام ص ۱۹۲/۱۶۷ مرتضیٰ احمد خاں طبع تاج ۱۹۶۳ء لیکن انجیل نہیں بتاتی کہ وہ دمشق یروشلیم اور معرکے یہودیوں کو یسوع نے شریعت سکھائی ہو بلکہ پادری برکت اللہ ایم اے دین فطرت طبع اول ۱۹۳۰ء کے ص ۲۹ کی سطر ۱۹ و ۲ کے بعد لکھتا ہے کہ آپ نہ تو کسی مروجہ عقیدے کو اسکے رواج کی بنیاد پر لحاظ کرتے اور نہ اسلاف کی سند کا خیال کرتے تھے بس روز روشن

اس طرح ثابت ہوگیا کہ توریت کے مطابق خدا کا آخری نبی حضور محمد رسول اللہ تھا جس نے عرب مکہ مدینہ اور خیبر و روم تک اسلامی شریعت کا چرچا کیا یسوع شرع کا منکر شتر بے مہار تھا۔

نبوت کا ۲۲ واں معیار استثنا ۳۳/۱۰ وہ تیرے آگے بخور جلائینگے اور تیرے مذبح پر پوری سوختنی قربانیاں ذبح کرینگے ایسا ہی بخاری شریف پارہ ۷ کتاب المناسک باب ۱۰۴۷ ذبح الرجل البقر عن نسائہ من غیر امرہن و ذبح بیدہ من غنم بیدہ حدیث ۱۶۹۲/۵۶۴ جلد مترجم میں ہے کہ حضور نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی اور اپنی طرف سے ساٹھ و دو مینڈھے قربانی کئے یہ مثل موسیٰ کا خروج ۲۹/۱۳ استثنا ۱۶/۲ گنتی ۲۸/۷ بتاتی ہے یوں توکتی ۲۱/۱۳ نو قابیہ ۲/۳۲ مکاشفہ ۲۲/۱۶ یسوع کو سلیمان بن داؤد کی اصل و نسل کو چمکتا ہوا صبح کا ستارہ لکھتے ہیں لیکن یسوع داؤد کی نسل نہ تھا کیونکہ وہ کہتا تھا کہ میں قربانی نہیں بلکہ رحم پسند کرتا ہوں کیونکہ میں راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو بلانے آیا ہوں متی ۹/۱۳ مرقس ۲/۱۷ یہ حق اور مرقس کے شاگرد جانتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک بڑا گناہ ہی قربانی ہے یہود اسکی برتی تھا جس نے یسوع کو پکڑوایا تھا اسکی بابت یسوع یہ کہتا تھا کہ وہ پیدا نہ ہوتا دیکھو متی ۲۶/۲۴ مرقس ۱۴/۲۱ لوقا ۲۲/۲۲ حالانکہ سلیمان نے بائیس ہزار بیل اور ایک لاکھ بیس ہزار بھیڑیں قربانی کی تھیں دیکھو ا۔سلاطین ۸/۶۳ ۲ تواریخ ۷/۵ لہذا ثابت ہوا کہ یسوع نہ نبی تھا نہ داؤد کی نسل۔

نبوت کا ۲۳ واں معیار استثنا ۳۳/۱۱ موسیٰ کی پیشگوئی یہ بتاتی ہے کہ اے خداوند تو اسکے مال میں برکت دے اور اسکے ہاتھوں کی خدمت قبول کر ایسا ہی قرآن مجید پارہ ۱۱ وصل علیہم کی آیت پڑھو اور بخاری شریف پارہ ۶ کتاب الزکوٰۃ باب ۸۸۲ حدیث ۵۴۲ جلد اول مترجم بتاتی ہے کہ نماز کے بعد حضور نے زکوٰۃ و صدقات اور غنیمت کا پانچواں حصہ غریبوں مسکینوں یتیموں اور مسافروں پر مقرر کیا تھا لیکن انجیل یسوع کو مُردوں کا یار اور بد چلن عورتوں کو دعوت خود بتاتی ہے دیکھو لوقا ۷/۳۴ متی ۱۱/۱۹ لہذا ثابت ہوا کہ توریت کے مطابق خدا کا آخری نبی

نبی حضور محمد تھا کیونکہ آپ کے پاس جو مال بھی آتا سب کا سب غریبوں کو دیدیتے اور آپ مع بمع ازواج مطہرات مہینہ مہینہ بھوکے رہتے دیکھو بخاری شریف پارہ ۲۷ کتاب الفرائض باب ۹۲۰ قول النبی لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَةٌ حدیث ۱۲۳۱/۱۲۳۲ و پارہ ۲۶ کتاب الدعوت باب ۸۲۳ کیف کان عیش النبی م ۱۲۷۸/۱۲۷۹ طبد سوئم ترجمہ بعینہ یہی طریقہ او طرز حضور کے دونوں خلفاء ابوبکرؓ و عمرؓ کا تھا۔

نبوت کا ۲۴واں معیار استثناء ۳۳ یہ بتاتی ہے کہ جو اسکے خلاف اٹھیں انکی کمر توڑ دے اور انکو کبھی جنکا اس سے عداوت ہے تاکہ وہ پھر نہ اٹھیں ایسا ہی جنگ بدر ۲ ہجری کے دن حضورؐ کے حکم سے حضرت حمزہ نے طعیمہ بن عدی بن خیار و شیبہ بن ربیعہ کو حضرت علیؓ نے عتبہ بن ربیعہ کو حضرت زبیرؓ نے ابوکراش کو معاذ و معوذ عفراء کے دو کمسن بچوں نے ابوجہل کو خبیب بن نعیب بن وشنہ نے حارث بن عامر بن نوفل کو اور دوسرے مہاجرین و انصار نے باقی کفار مکہ کے چوبیس آدمیوں کو قتل کیا دیکھو بخاری پارہ ۱۶ کتاب المغازی باب ۷۴۲ قصۂ بدر و باب ۷۴۵ قتل ابوجہل حدیث ۱۱۲۴/۱۱۲۵ و ۱۱۵۴ لیکن ابوبکر صدیقؓ حضور کے تسلی دہندہ بنے ہوئے تھے بخاری پارہ ۱۱ کتاب الجہاد والسیر باب ۱۳۳ ما قیل فی درع النبی و پارہ ۱۶ کتاب المغازی باب ۷۴۳ قول اللہ اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ حدیث ۱۱۳۰/۱۱۳۱ و پارہ ۲۰ تفسیر سورہ قمر حدیث ۱۹۸۴/۱۹۸۵ لیکن یسوع نبی نہ تھا کیونکہ وہ کہتا تھا کہ شریر کا مقابلہ نہ کرو متی ۵ دوسرا یہ کہتا تھا کہ میری بادشاہی اس دنیا کی نہیں دیکھو یوحنا ۱۸ متی ۲۶/۵۲ مع حاشیہ جو یسوع کی بابت لکھتا ہے کہ اس نے کہا میں اپنے باپ سے منت کر سکتا ہوں اور وہ فرشتوں کے بارہ تمن سے زیادہ چھ ہزار سپاہیوں کی فوج میرے پاس ابھی موجود کر دیگا لیکن یہ پیشگوئی یوحنا نے حضور کی بابت کہی تھی جو اسی بدر کی جنگ میں خدا کیطرف سے فرشتے آئے مگر یسوع تو اپنے دشمنوں سے پہلے فضیحت و نابود ہو گیا تھا دیکھو متی ۲۷/۵۰

بنوت کا ۲۵واں معیار جسطرح موسیٰؑ نے بنی اسرائیل سے لائق آدمی چن کر ہزار ہزار اور سو سو اور پچاس پچاس اور دس دس آدمیوں پر حاکم کیا خروج ۱۸/۲۵ اسی طرح حضورؐ نے غزوہ موتہ میں زید بن حارثہ جعفر بن ابیطالب اور عبداللہ بن رواحہ کو تین ہزار آدمیوں پر حاکم کیا دوئم غزوہ سیف البحر میں ابوعبیدہ بن جراح کو تین سو آدمیوں پر سوئم عبداللہ بن جبیر کو غزوہ احد کے دن

...دمیوں پر چہارم سنہ ۹ھ حج الاکبر کے دن کئی ہزار آدمیوں پر ابوبکر صدیق کو امیر الحاج بنا کر
...نا سبت موسوی کا نمونہ دکھایا تھا دیکھو بخاری پارہ ۱۷ کتاب المغازی باب حج ابوبکر
...باب کی حدیث و باب و باب لیکن افسوس مولانا اشرف علی
...تھانوی نے شیعوں کی طرح نشر الطیب فصل ۱۷ سنہ ۱۳۳۰ طبع کا محمد علی تاج کمپنی میں یہ لکھ دیا ہے
...حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی کو امیر الحاج بنا کر مکہ روانہ کیا مگر لوگوں کو شرع
...حج کرا دیں پھر پیچھے عرب کی عادت کے موافق حضرت علی کو روانہ کیا نعوذ باللہ من ذالک
...فتح مکہ کے دن حضور نے عرب کی سب پچھلی عادتوں کو مٹا دیا تو اب عرب کی عادت کے
...حضرت علی کو بھیجکر گویا عرب کی عادت از سر نو پھر جاری کر دی حالانکہ بخاری شریف
...تفسیر سورۂ توبہ حدیث ۱۷۶۶ جلد دوم ترجمہ میں حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ حضرت
...ابوبکر صدیق کو حضور نے سالار بنا کر اور مجھے اعلان کرنے والا بنایا تھا کہ اس حج کے بعد مشرک نہ حج
...اور ننگے ہو کر طواف کرے اسکے بعد حضور نے حضرت علی کو سورۂ برات کے اعلان کے لیے
...بھیجا چنانچہ وہ بھی ہمارے ہمراہ منیٰ میں موجود تھے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر
...صدیق کی روانگی کے بعد سورۂ توبہ اتری اور حضور نے حضرت علی کو بھیجا تھا اور ان جو بیان
...ہوں میں سے ایک معیار نبوت کے مطابق بھی یسوع کے کاذب و باطل ہونا اسکے نبی
ہونے کی دلیل ہے۔

نبوت کا ۲۶واں معیار اسم محمدؐ ہے جیسا کہ یسعیاہ ۹ میں لکھا ہے کہ ہمارے لیے ایک
...تولد ہوا اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اس کے کندھے پر ہوگی اور اس کا
...عجیب مشیر خدائی قادر ابدیت کا باپ سلامتی کا شہزادہ ہوگا۔ یسعیاہ کی پیشگوئی کا
...پہلا لفظ ہمارے لیے ایک لڑکا تولد ہوا اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا ہے بعینہ حضور
...صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ماں باپ کے اکیلے بیٹے تھے نہ آپ کا کوئی بھائی تھا نہ بہن مگر
یسوع کے چار بھائی اور کئی بہنیں تھیں دیکھو متی ۱۳ باب ۵۵ یسعیاہ ۹ کا دوسرا لفظ ہے اسکے کندھے

پر سلطنت ہو گی یہ بھی حضور نبی کریم کی نبوت اور حکومت کا ثبوت ہے کہ آپ نبی بھی
تھے اور بادشاہ بھی کیونکہ روم کا بادشاہ قیصر آپ سے ڈرتا تھا دیکھو بخاری کتاب الوحی کی
حدیث چھوٹی مگر یسوع نہ نبی تھا نہ بادشاہ نہ اس سے کوئی ڈرتا بلکہ وہ خود ڈرپوک تھا
یوحنا ۷ د ۱۳ یسعیاہ ۶/۹ کا چوتھا لفظ ہے عجیب مشیر محمد اور خدا تعالیٰ کے کئی نام ہیں اور
ایک نام حمد تعالیٰ کا حمد ہے یعنی تعریف کا مستحق اسی حمد سے مشتق ہے اسم محمد اسکا معنی بھی ہے
بہت تعریف کیا گیا یا اب اسم تفضیل اور اللہ تعالیٰ نے اپنے تعریفی نام حمد سے قرآن مجید شروع فرمایا
اور حضور ہر نماز الحمد سے شروع کرتے اور جب سوتے تب بھی الحمد للہ الذی احیانا پڑھتے
تھے دیکھو بخاری پارہ ۲۶ کتاب الدعوات حدیث ... جلد ۳ پارہ ۳ کتاب الاذان باب ۴۸۱
وجوب القراءۃ للامام ۷۱۷ مگر یسوع کا شہر ناصرہ ہے یا بیت لحم لوقا ۲/۴ کا لفظ ہے یعنی
پیدائش ۲۸/۱۹ اور عسایا دا تواریخ ۴/۱۲ کا پہلے نام یسوع و یشوع کا معنی اور ہے اور یسوع
و عسایا د کا اور ہے لیکن لفظ محمد حمد کا معرب ہے تنہا یسعیاہ ۹/۶ کے مطابق عجیب ہے جو عبد المطلب
کے سوا اور کسی آدمی نے اپنے بیٹے پوتے کا نام محمد صلعم نہیں رکھا تھا یہاں بھی مولانا
اشرف علی تھانوی نشر الطیب کے صفحہ ۵۵ فصل ۲ واقعہ ختم معراج میں تفسیر ابن ابی حاتم
سے عن انس بیت المقدس کا ایک دروازہ محمد لکھ دیا حالانکہ موضاعات کبیر ملا علی
قاری ترجمہ مولانا حبیب الرحمن کاندھلوی فصل پہلی بعد حرف الباء صفحہ ۵۶ پر تفسیر بھی مقابل
کو جھوٹ لکھا ہے اور ابن ابی حاتم کا منبع ہی یہی تفسیریں تھیں۔

انجیل متی ۱/۲۳ کی غلط بیانی متی ۱/۲۳ نے یہ لکھا ہوا ہے کہ دیکھو ایک کنواری حاملہ
ہو گی اور بیٹا جنے گی اور اس کا نام عمانوایل رکھیں گے اور اسکا فقرہ یعنی ربط یسعیاہ ۷/۱۴
سے بنا دیا اور اگلا فقرہ وہ دہی اور شہد کھائے گا چھوڑ دیا جو خاص حضور نبی کریم کی صفت ہے
کیونکہ آپ دائی حلیمہ کی تحویل میں دہی اور شہد کھاتے تھے دوم یہ کہ یسوع کی ماں
کنواری کب تھی جبکہ متی ۱/۱۶ مریم کا یوسف شوہر لکھا ہے متی ۱/۱۸ میں غلط لکھتا ہے کہ مریم

یوسف کے ساتھ ہوگئی تو ان کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس کی قدرت سے
بی گئی یہ بھی غلط لکھا ہے کیونکہ اگر مریم روح القدس کی قدرت سے حاملہ ہوئی تھی
شوہر کے ساتھ کیوں گئی حالانکہ متی ۱/۲۴ میں لکھتا ہے کہ وہ جب حاملہ تھی تب بھی
بیٹا جنی تب بھی مصر تب اپنے شوہر کی بغلگیر تھی پھر لوقا ۲/۵،۴۱ لکھتا ہے کہ یسوع
بارہ برس کا تھا تب بھی وہ اپنے شوہر کی دامن گیر تھی واہ کنواری منگنی سے پہلے بیوی
کے بعد جب حاملہ ہو تب بھی اپنے شوہر کے ساتھ ہو بیٹا جنے تب بھی ساتھ ہوا اور
ن کو بیٹا ۱۲ برس کا تھا تب بھی اپنے شوہر کا پیچھا پکڑی پھرتی تھی پادری صاحبان
ہیں کہ انجیل یوسف کو یسوع کا باپ اس لئے بتاتی ہے کہ وہ اس کا کفیل تھا لیکن میں
ن کی خدمت میں پیش کرتا ہوں کہ موسیٰؑ فرعون کے گھر پرورش پاکر جوان ہوا مگر
ن کی بیٹی کا بیٹا نہ بنا اور یسوع بارہ برس کا چست و چالاک ہونے کے باوجود اپنے باپ کے
ے تو ثابت ہوا کہ یوسف یسوع کا باپ ہی تھا اور اس کی ماں جب اپنے شوہر کو اس کا
بتی تھی تو انکار کی گنجائش نہیں۔ دیکھو لوقا ۲/۴۸،۴۱۔

ت کا ۲۷ معیار زبور ۴۵/۱ میں داؤدؑ کی یہ پیشگوئی ہے کہ میرے دل میں ایک نفیس
مضمون جوش مار رہا ہے میں وہی مضامین سناؤں گا جو میں نے بادشاہ کے حق میں قلم بند کئے ہیں میری
زبان ماہر کاتب کا قلم ہے پس تو پادری صاحبان یسوع کو متی ۱/۱، لوقا ۳/۲۳، عبرانیوں ۱/۳
نفیس ہو کہ شفعہ ۲۲/۱۶ میں داؤد کی اصل و نسل بتایا ہوا ہے کیا انجیل یا انجیل کی کوئی جدید د
م غیر تبافی ہے کہ یسوع دنیا کا بادشاہ ہوا ہرگز نہیں جبکہ یوحنا ۱۸/۳۶ لکھتا ہے کہ یسوع نے
جواب دیا کہ میری بادشاہی اس دنیا کی نہیں اگر میری بادشاہی دنیا کی ہوتی تو میرے خادم
لڑتے تاکہ میں یہودیوں کے حوالہ نہ کیا جاتا۔ ہاں زبور ۴۵/۱ کے مطابق حضور نبی کریم نبی بھی
تھے اور بادشاہ بھی کیونکہ آپؐ نے عتابؓ بن اُسید اموی کو مکہ کا، خالدؓ بن سعید بن
العاص اموی کو یمن کا، ابانؓ بن سعید بن العاص اموی کو بحرین کا، عمروؓ بن سعید بن عاص

امعزی کو تیما و خیبر کا ۸ عثمانؓ بن ابو العاص ثقفی کو طائف کا ۹ عمروؓ بن حزم انصاری کو
نجران کا ۱۰ مہاجرؓ بن شہر ہمدانی کو ہمدان کا ۱۱ طاہرؓ بن ابی ہالہ تیمی کو عک و اشعریین کا ۱۲
زیاد بن لبید انصاری بیاضی کو حضر موت کا ۱۳ عکاشہؓ بن ثور قرشی کو سکاسک کا ۱۴ ابو موسیٰ
اشعری کو مارب کا ۱۵ امراؤ القیس کلبی کو قضاعہ بنو کلب کا ۱۶ عمروؓ بن الحکم قضاعی کو قین کا
۱۷ معاویہؓ بن فلان الوائلی کو سعد بن ہذیم کا گورنر اور اپنی امت کا امام ابو بکر صدیق کو بنایا
دیکھو بخاری پارہ ۳ کتاب الاذان کی حدیث ۶۲۸/۶۴۲ تا ۶۴۸ جلد مترجم و طبری ق ۲۷۶/۲۷۵ جلد ادر نسخ عربی
جلد دوم مترجم عبد الرزاق ملیح آبادی ورئیس احمد جعفری اردو خط آخری ص ۲۸۶ مطبوعہ ریواز
روڈ نیاز احمد لاہور ۱۹۵۵ء۔

نبوت کا ۲۸ واں معیار زبور ۴۵/۲ تو بنی آدم میں سب سے حسین ہے یہی صفت حضور نبی
کریم کی بخاری پارہ ۱۴ کتاب الانبیاء باب ۳۷۶ صفۃ النبی حدیث ۳۰۶۳ مترجم جلد ۲ براء بن عازب
کی حدیث ہے کہ میں نے حضور سے بڑھ کر کسی کو حسین نہیں دیکھا یہی آپ کے حسن کا ثبوت تھا
جس نے صدق دل سے آپ کو دیکھا آپ کا شیدائی ہو گیا مگر یسوع نہ نبی تھا نہ حسین تھا
ہی اس کے دیکھنے والے اس پر فدا ہوئے یہی اس کے کاذب ہونے کا ثبوت ہے۔

نبوت کا ۲۹ واں معیار زبور ۴۵/۲ تیرے ہونٹوں میں لطافت بھری بتاتی ہے یہی صفت
حضور کی قرآن علیکم بالمومنین رؤف الرحیم بتاتا ہے مگر یسوع اپنوں کو شیطان بے اعتقاد
اور بُرے نسل بتاتا تھا یہی اس کے نبی نہ ہونے کا ثبوت ہے دیکھو متی ۱۶/۲۳ ۱۷/۱۷

نبوت کا ۳۰ واں معیار زبور ۴۵/۳ و یسعیاہ ۴۹/۲ اے زبردست تو اپنی تلوار کو جو تیری حشمت
و شوکت ہے اپنی کمر سے حمائل کر ایسا ہی بخاری پارہ ۱۶ کتاب المغازی باب ۴۹۸ مرجع النبی
من الاحزاب ۳۰ ۱۲۹۰/۱۲۹۱ جلد ۲ مترجم بنی قریظہ کی عہد شکنی کی سزا دینے کے لیے حضور کا تلوار زیب
تن کر کے جانا بتاتی ہے یسوع نبی نہ تھا کیونکہ ایک تو وہ یہ کہتا تھا کہ شریر کا مقابلہ نہ کرو متی
۵/۳۹ نیز وہ ۲۶/۵۲ دوسرا یہ کہتا تھا کہ جو تلوار کھینچتے ہیں وہ سب تلوار سے ہلاک کیے جائیں گے متی

یوقا ۲۲/۳۶ غلط لکھا ہے کہ یسوع نے کہا اپنی پوشاک بیچ کر تلوار خرید و جب وہ شریر کا مقابلہ
نہ کر سکتا تھا تو تلوار خریدنے کا کیا مطلب ملاحظہ ہو پادری برکت اللہ ایم اے لاہوری دین
فطرت طبع اول ۱۹۳۸ء کے صفحہ ۱۱۳ پر اور خواجہ سیالکوٹی قرآن احسن طبع اول ۱۹۲۶ء کے صفحہ ۶۵ پر
حضور نبی کریمؐ کو خونی اور خون سے ہولی کھیلنے والا لکھ دیا حالانکہ ابو سفیان نے حضورؐ کا بیس
سال تک مقابلہ کیا جب وہ فتح مکہ کے دن سے پہلے پکڑا گیا اگر آپ خونی ہوتے تو اس کو
اس کی بیوی کو اور ان کے بیٹوں کو قتل کر کے اس کا سب کچھ لوٹ لیتے لیکن قرآن کریم اور
بائبل کے مطابق آپ رحیم و کریم تھے وہ مسلمان ہو گیا تو آپ نے اسے معاف کر دیا دیکھو
بخاری پارہ ۱۷ کتاب المغازی باب این رکز النبی الرایۃ یوم الفتح حدیث ۱۴۱۹ جلد مترجم
بحوالہ پادری برکت اللہ ایم اے اور مسیح کے سچیالوں سے پوچھتے ہیں کہ متی ۵/۴۲ اور لوقا ۶/۳۰ نے
سکھایا تھا جو کوئی تجھ سے مانگے اسے دے اور جو تیرا مال لے لے اس سے طلب نہ کر اگر کوئی
ڈاکوؤں کا گروہ بیویاں بیٹیاں بمع مال لینے کی درخواست کرے تو پادری صاحبان دے کر
گلستان سے الگ ہو جائیں گے پس اگر ایسا نہ کریں تو یسوع کو فطرت کا دشمن مان کر دین اسلام
کے حلقہ بگوش ہو جائیں کیونکہ اسلام ہی دین فطرت ہے جو چور ڈاکو اور زانی کو سزا دیتا ہے
نبوت کا: اسی والا معیار زبور ۴۵ تیرا دہنا ہاتھ تجھے ہیبت ناک کام دکھائے گا یہی صفت حضورؐ
میں سورہ انفال آیت ۹ اور بخاری پارہ ۱۶ کتاب المغازی باب ۱۷۲ قول اللہ تعالیٰ اذ تستغیثون
پارہ ۱۱ کتاب الجہاد والسیر باب ۱۳۳ ما قیل فی درع النبی ۷۵/۱۳۱ پارہ ۲۰ تفسیر سورہ قمر حدیث ۱۹۸۳/۱۹۸۵ بتاتی
ہے کہ غزوہ بدر کے دن حضورؐ نے اپنے ہاتھ بارگاہ ایزدی میں اٹھائے اور کہا یا اللہ یہ چند
آدمی جن کو لے کر میں تیرا نام بلند کرنے آیا ہوں اگر آج یہ مٹ گئے تو آج کے بعد پھر تیری
عبادت نہ کی جائے گی پس ابوبکرؓ نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یا رسول اللہ بس کیجئے اتنا
کافی ہے اللہ آپ کو فتحیاب کریگا سیھزم الجمع و یولون الدبر پڑھتے ہوئے آپ
باہر آئے میدان فتح ہو گیا مگر یسوع نہ نبی تھا نہ اسکے داہنے ہاتھ نے کوئی کمال کر دکھایا۔

نبوت کا ۳۶ واں معیار زبور ۳/۴۵ تیرے تیز تیز ہیں بتاتی ہے اسی طرح بخاری پارہ ۱۶ کتاب المغازی باب ۴۸۵ اِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلَا حدیث ۱۲۲۹ / ۱۲۳۰ میں ہے کہ حضور نے غزوہ احد میں سعد بن ابی وقاص سے فرمایا تیر مار تجھ پر میرے ماں باپ فدا اور حدیث ۱۲۴۳ / ۱۲۳۴ جلد ۲ مترجم یہ بتاتی ہے کہ جنگ تو جوانمرد بہادر ہوتے ہیں لیکن ام المومنین عائشہ صدیقہ کی وہ بہادری تھی کہ وہ اپنے ساتھ ام سلیط کو لے کر پانی کی مشکیں بھر بھر کر مجاہدوں کو پلاتیں اور پھر جا جا کر مشکیں بھر بھر لاتیں گویا جنگ احد کے مجاہدین کو پیاس کی موت سے بچانے والی حضرت عائشہ صدیقہ تھیں مگر شیعہ کو یہ نعمت ہی نہ ملی تھی۔

ص۳ سع غزوہ احد اور مسلم وعید رمزالبشیر تعریف مرزا کی امت کا امام نبیوں کے سردار ص ۱۲۲ / ۱۲۳ مطبوعہ ربوہ مرتضیٰ احمد خان تاریخ اسلام حصہ ۱ ص ۱۶۲ طبع تاج کمپنی ۳۲۶ / ۱۹۳۰ تاریخ اسلام قسط ۳ ص ۱۸۵ ڈاکٹر حمید الدین ایم اے طبع ہار نجم فیروز سنز دسمبر ۱۹۶۱ء اور ابوالاثر حفیظ جالندھری شاہنامہ اسلام جلد ۱ ص ۱۸۳ مطبوعہ زینت میں حضرت عمرؓ کو ہمت ہارتے ہوئے لکھدیا ہے حالانکہ بخاری پارہ ۱۲ کتاب الجہاد والسیر باب ۳۰۵ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا باب ۴۸۳ غزوہ احد حدیث ۲۸۵ / ۱۲۱۴ مترجم جلد ۲ صاف بتاتی ہے کہ خالد بن ولید کے حملے سے جب ستر مسلمان شہید ہوئے اور ابن قمیہ نے مصعب بن عمیر کو شہید کر کے یہ کہا کہ میں نے خود حضورؐ کو قتل کیا ہے جس پر ابوسفیان نے یہ اعلان کیا کہ کیا مسلمانوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں حضورؐ نے فرمایا کوئی جواب نہ دو اس نے پھر کہا کہ کیا ابن ابی قحافہ یعنی ابوبکرؓ زندہ ہے حضورؐ نے فرمایا کوئی جواب نہ دو اب ابوسفیان نے تیسری بار کہا کہ کیا ابن الخطاب یعنی عمرؓ زندہ ہے کہہ کر اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہ سب مارے گئے ہیں اگر زندہ ہوتے تو جواب دیتے اب عمرؓ بجلی کی طرح کڑکا اور کہا كَذَبْتَ وَاللَّهِ يَا عَدُوَّ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ عَدَدْتَ لَأَحْيَاءٌ كُلُّهُمْ وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يَسُوءُكَ یعنی او کذاب خدا کے دشمن خدا کی قسم جن کا نام تو لیتا ہے سب زندہ ہیں باقی ہیں اور تجھے ذلیل کر کے چھوڑیں گے اس کے بعد ابوسفیان اعل ہبل کہتا ہوا اپنے لشکر کو مکہ جانے کے لیے کہا کہ چلو اور جب

وہ میدان چھوڑ کر روپوش ہوا تو حضور نے فرمایا وہ راہ بدل کر پھر نہ لوٹ آئے تب ابوبکر
صدیق زبیر بن العوام جیسے ستر صحابہؓ کو لے کر اس کے تعاقب میں دوڑ پڑے تاکہ اسے
دوبارہ لوٹنے کی جرات ہی نہ ہو دیکھو بخاری پارہ ۱۶ باب ۴۹۳ الذین استجابوا للہ والرسول
حدیث ۲۲۰۷ جلد ۲ مگر یسوع نبی نہ تھا جو خود ہی اپنے دشمنوں کے ہاتھوں لعنت کی موت
صلیب مروایا گیا جو لعنتی اور کذاب کی موت ہے دیکھو گلتیوں ۳/۱۳ استثنا ۲۱/۲۳ اعمال ۵/۳۰

نبوت کا ۴۴ واں معیار زبور ۴۵/۵ امتیں تیرے سامنے زیر ہوتی ہیں ایسا ہی غزوہ خندق
۵ ہجری میں حضور کے مٹانے کیلئے کفار بد اشرار نے خیبر کے یہودیوں بنو غطفان بنو سعد کے
قبیلے بھی اپنے ساتھ ملا کر مدینہ پر حملہ کیا لیکن حضور نے فرمایا ہم ان پر چڑھائی کرینگے
ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے دیکھو بخاری پارہ ۱۶ کتاب المغازی باب ۷۹۶ غزوہ خندق ح ۱۲۷۸/۲۷۹
مترجم جلد ۲ مگر یسوع نبی نہ تھا نہ اس نے کوئی امت زیر کی بلکہ چھوڑا تھا خود زیر ہو کر مر گیا متی ۲۷/۵۰

نبوت کا ۴۵ واں معیار زبور ۳۷/۲۲ بتاتی ہے کہ جن کو خدا تعالیٰ برکت دیتا ہے وہ زمین
کے وارث ہوتے اور جن پر وہ لعنت کرتا ہے وہ کاٹ ڈالے جاتے ہیں بعینہ حضور محمد
کی کل زمین عرب کے وارث بنے اور کافر مٹ گئے دوم ۹ ہجری میں نجران کے عاقب
و سید عیسائی حضور سے مباحثہ کرنے جب آئے تو حضور نے ان کو یہ دعوت دی کہ عیسیٰ کی
پیدائش آدم کی طرح تھی بلکہ عیسیٰ کی ماں تھی آدم کے ماں باپ دونوں ہی نہ تھے اگر
پھر بھی تم عیسیٰ پرستی سے باز نہ آؤ تو آؤ ہم اپنے بیٹے بلاتے ہیں تم اپنے بیٹے بلاؤ ہم اپنی
عورتیں بلاتے ہیں تم اپنی عورتیں بلاؤ ہم اپنے نفسوں سمیت آتے ہیں تم بھی اپنے نفسوں
سمیت آؤ پھر ہم جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں سورہ آل عمران آیت ۶۱ لیکن مولانا شاہ عبدالقادر
محدث دہلوی، مولانا اشرف علی تھانوی مولانا محمود الحسن دیوبندی مولانا فتح محمد
جالندھری، مولانا عبدالماجد دریا بادی مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے ترجمۃ القرآن
مطبع تاج کمپنی اور مولانا احمد علی خدام الدین لاہوری کے ترجمۃ القرآن ص ۹۷ حاشیہ ۶۱ مطبع

فیروز سنز ۱۹۳۲ء میں سب محققین نے یہ لکھ دیا ہے کہ حضورؐ نجرانیوں کے مباہلہ میں اپنے ساتھ حضرت علیؓ و حضرات حسنینؓ اور حضرت فاطمہؓ کو لے کر گئے تھے حالانکہ بخاری پارہ ۱۷ کتاب المغازی باب ۵۴۰ قِصَّةِ اَهْلِ نَجْرَان ح ۱۵۰۵ جلد دوم مترجم میں صاف لکھا ہے کہ نجرانیوں کے عاقب نے سید سے کہا تھا کہ مباہلہ نہ کرنا کیونکہ اگر آپ نبی ہیں تو ہم اور ہماری اولاد نجات نہیں پائیں گی بلکہ آپ جو طلب کریں تو آپ ہمارے ساتھ ایک امین شخص بھیج دیں آپ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ امین شخص ہی بھیجوں گا صحابہ کرامؓ دیکھنے لگے آپ نے فرمایا اے ابو عبیدہ بن جراح اٹھو یہ امت کا امین ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ مباہلہ کا حکم سن کر نجرانی ڈر گئے تھے اور حضورؐ اپنے ساتھ کسی کو نہیں لے گئے تھے۔

نبوت کا ۲۶ واں معیار زبور ۴۵ میں یہ لکھا ہے کہ اے خداوند تیرا تخت ابدالآباد ہے اور یہ پیشگوئی دو معانی پر مشتمل ہے پہلا یہ کہ کعبۃ اللہ کی تعظیم ہمیشہ تک رہے گی دوم یہ کہ حضور نبی کریمؐ خاتم الانبیاء ہیں آپ کے بعد قیامت تک کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا سورۃ الاعراف آیت ۱۵۸ اور سورہ احزاب کی آیت ۴۰ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ○ اور بخاری پارہ ۱۴ کتاب انبیاء باب ۳۱۰ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ حدیث ۷۴۶ جلد دوم میں حضورؐ نے اپنی مثال یہ بتائی تھی کہ میری اور دوسرے نبیوں کی یہ مثال ہے جس طرح کوئی آدمی مکان بنا لے اور اس کی تکمیل میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دے اور مکان دیکھنے والے تعجب سے یہ کہیں کہ مکان تو اچھی مثال ہے کاش اس اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی آپ نے فرمایا نبوت کی آخری اینٹ میں ہی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں پھر پارہ ۱۷ باب ۳۴۸ علامات النبوۃ حدیث ۸۲۵ اور باب ۵۳۸ حدیث ۱۵۰۱ بتاتی ہے کہ مسیلمہ کذاب اپنی قوم کے ساتھ مدینہ منورہ میں آیا اور کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد مجھے اپنا خلیفہ

بنادیں تو میں ان کا مطیع ہو جاتا ہوں حضور نبی کریم ثابت بن قیس بن شماس کو بے کر اس کے پاس تشریف لے گئے آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی آپ نے فرمایا تو تو خلاف چاہتا ہے مگر میں تجھے یہ لکڑی بھی نہیں دوں گا غرضیکہ حضور کے بعد کسی تشریعی اور غیر تشریعی نبی کی دین اسلام اجازت نہیں دیتا ورنہ حضور کے بعد ابوبکر صدیق مرتدین اسلام مانعین زکوٰۃ اور مدعیان نبوت کا ذبہ مسیلمہ کذاب اسود عنسی اور طلیحہ اسدی کو قتل نہ کرتے دیکھو بخاری پارہ ۱۳ کتاب الانبیاء باب ۳۴۸ وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ مَرْیَمَ حدیث ۷۶۶ جلد دوم پارہ ۶ کتاب الزکوٰۃ حدیث ۱۳۱۱ جلد اول مترجم تاریخ اسلام ص ۳۰۴/۱ مرتضی احمد خاں مطبع تاج کمپنی ۔

مرزا غلام احمد قادیانی | مرزا اور مرزائی امت مرزا غلام احمد نصرانی نبی کو حضور نبی کریم کا ظلی اور بروزی نبی کہتی ہے لیکن مرزا غلام احمد کا یہ عقیدہ نہ تھا کیونکہ وہ پہلی حقیقۃ الوحی طبع ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کے ص ۸۴ سطر ۲ بحوالہ الاستفتاء ص ۸۲ سطر ۵ میں قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں کہتا تھا دوم حقیقۃ الوحی کے ص ۸۶ سطر ۱/۲ والاستفتاء ص ۸۲ سطر ۲۰ میں لکھتا تھا کہ خدا نے مجھے اپنی توحید وتفرید بنایا ہے یعنی خدا کا شریک سوم حقیقۃ الوحی کے ص ۸۶ سطر ۲ والاستفتاء ص ۸۲ سطر آخری میں لکھا کہ خدا نے مجھے اپنا عرش اور اپنا بیٹا بنایا ہے چہارم حقیقۃ الوحی کے ص ۹۵ سطر ۵/۲ والاستفتاء ص ۸۵ سطر پہلی میں مرزا نے اپنی بیوی کو حاملہ دیکھ کر یہ الہام گھڑ لیا کہ خدا نے مجھے فرمایا ہے ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہو گا گویا آسمان سے خدا اترے گا اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعُلٰی کَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ پنجم حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵ سطر پہلی والاستفتاء ص ۸۶ سطر ۸ پر مرزا نے اپنی شان یہ لکھی ہے کہ تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور جاتی ہے ۔ اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ

تَقُولَ لَہٗ کُن فَیَکُونُ۔ اب ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ جو آدمی قرآن شریف کو اپنے منہ کی باتیں کہے خدا کی توحید و تفریدیر بنے خدا کا عرش خدا کا بیٹا بنے خود خدا اور اپنے بیٹے کو خدا کا آسمان سے اترنا کہے وہ مسلمان ہوتا ہے یا کافر چنانچہ مرزائیوں کو عالیجناب محمد اکبر خاں بی اے ایل ایل بی ڈسٹرکٹ جج بہاول نگر ریاست بہاول پور نے ، فروری ۱۹۳۵ء میں اور محمد اکبر صاحب ڈسٹرکٹ جج راولپنڈی نے ۱۹۵۵ء میں کافر قرار دیا تھا دونوں ججوں کے فیصلے کتابی صورت میں چھپ . . چکے ہیں اور مرزائیوں کا اسلام تو تب مانا جائے جبکہ مرزائی مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر کہیں گے۔ نیز یہ بات بھی یاد رکھیں کہ خدائی کا دعویٰ جیسا مرزا قادیانی نے کیا ویسا ہی یسوع کا تھا دیکھو یوحنا ۱۴ باب مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے یہی عقیدہ بریلوی مولوی علی احمد چشتیاں نے اپنی الکلم الطیب کے ص ۱۳۰ اور صوفی محمد انور صاحب گوجرہ ضلع لائبریرانی سلطنت اولیاء طبع اول کے ص ۳۴۶ پر لکھا ہے سے جیکر رب نوں ولی توں وکھ سمجھیں بڑا بھلا ہیں نشان اس مسئلہ کی ایجاد مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے ترجمۃ القرآن مطبوعہ تاج کمپنی کے ص ۱۲۹ پر مسئلہ ۳/۴ میں لکھے یہی ایمان اور اعتقاد شیعہ کی کتاب ارجح المطالب طبع چوتھی کے ص ۵۶۱ پر عبداللہ بسمل امرتسری اور سرمہ خاموشی طبع ۳ ص ۲۰۶ پر نشی سید بن محمد حسین باڑی مظفر نگری حضرت علی کو اِنَّ عَلِیًّا ھُوَ اللہ لکھا ہے غرضیکہ اس مسئلہ میں یہود عیسائی مرزائی رضائی اور سبائی سب کے سب متفق ہیں۔ ان سب سے بڑھ کر بریلوی امت کا پیشوا اپنے ترجمۃ القرآن ص ۱۲۱ کے حاشیہ ص ۱۷ کا مسئلہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں، عرض حاجت کے لیے اس کے مقبولوں کو وسیلہ بنانا کامیابی کا ذریعہ ہے ساتھ قبر پر حاجت کے لیے جانا بھی جآءوک میں داخل ہے اور خیر القرون کا معمولی ہے،

بلکہ قبر پرستی کا ثبوت قرآن مجید سورہ نساء کی آیت ۶۴ اور خیر القرون کا معمول لکھ دیا
ہے حالانکہ بخاری پارہ ۴ کتاب الاستسقاء باب ۶۳۷ سُؤَالِ النَّاسِ الْاِمَامَ الْاِسْتِسْقَاءَ
اِذَا قُحِطُوْا ج ۱ ص ۱۳۷ و بخاری پارہ ۱۴ کتاب الانبیاء باب ۳۹۲ ذکر العباسؓ بن عبد المطلب ج ۲
جلد دوم مترجم ثابت بتاتی ہے کہ خیر القرون میں سیدنا عمرؓ کے زمانہ میں جب قحط پڑا تو
وہ تھے بھی مدینہ منورہ میں نہ وہ حضورؐ کی قبر اطہر پر گئے اور نہ ہی حضورؐ کی قبر اطہر کو
وسیلہ بنایا بلکہ حضورؐ کے زندہ چچا عباسؓ کو بارگاہ الٰہی میں وسیلہ بنایا۔ اب دوسرے
خیر القرون سیدنا علیؓ کا معمول دیکھئے جو نہج البلاغت مجلد مترجمہ [illegible] طبع [illegible]
و سید رئیس احمد جعفری ندوی کی فہرست شمار [illegible] صفحہ [illegible] مطبوعہ راوی
[illegible] احمد لاہور ۱۹۵۵ء اردو عربی الفاظ سنیئے جو آپ نے اپنے بیٹے حضرت حسنؓ کو وصیت کی
کہ وَاَلْجِئْ نَفْسَكَ فِيْ اُمُوْرِكَ كُلِّهَا اِلٰى اِلٰهِكَ فَاِنَّكَ تُلْجِئُهَا اِلٰى كَهْفٍ حَرِيْزٍ وَمَانِعٍ
عَزِيْزٍ وَاَخْلِصْ فِي الْمَسْاَلَةِ لِرَبِّكَ فَاِنَّ بِيَدِهِ الْعَطَاءَ وَالْحِرْمَانَ یعنی سب
دکھوں میں اپنے لیے خدا کی پناہ حاصل کر تو غیر مسخر قلعہ میں پہنچ جائے گا اس مسئلہ
میں سب سمجھ لے کہ عطا و حرمان رب کے ہاتھ میں ہے غرضیکہ قبر پرستی اور حاجت
روائی کا مسئلہ خیر القرون کے بعد پیدا ہوا ہے۔

نبوت کا ۳۸ واں معیار زبور ۴۵ : ۶ دیکھئے بتاتی ہے کہ تیری سلطنت کا عصا
راستی کا عصا ہے لیکن پادری برکت اللہ ایم اے نے دین فطرت طبع اول ۱۹۳۸ء کے صفحہ ۱۱۳
کی آخری سطر میں یہ لکھا کہ پس قصاص کی قرآنی تعلیم ثابت کرتی ہے کہ اسلام
درحقیقت دین فطرت نہیں اور عفو و محبت کی انجیلی تعلیم ہی دین فطرت ہے
ہم پاکستانی پادریوں بشپوں مشنریوں اور فادروں کی خدمت میں عرض کرتے
ہیں کہ قرآن مجید فطرت کا اگر دشمن ہے جو انجیل ہی فطرت کے مطابق ہے تو تمہاری انجیل
لوقا ۶: ۲۹ کہتی ہے کہ جو کوئی تیرا چوغہ لے اس کو کرتہ لینے سے منع نہ کر جو کوئی تجھ سے

مانگے اسے دے اور جو تیرا مال لے لے اس سے طلب نہ کر کے مطابق جو کوئی تمہارا مال تمہاری بیویاں لینا چاہے خوش ہو کر دو گے اگر تم لوگ اپنی رحیمانہ انجیل پر عمل نہ کرو اسکو تو قرآن مجید اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ الآیۃ ۵ پ ۶ سورہ مائدہ کو حق مان کر اسلام کے مطیع ہو جاؤ جو توریت خروج ۲۱/۲۴ کے مطابق ہے مگر انجیل فطرت کے خلاف ہے کیونکہ جو تیرا مال لے لے اس سے طلب نہ کر کا جملہ بے عزتی کی تعلیم دیتا ہے کیونکہ لوقا ۶/۲۸ میں تمہاری بے عزتی کریں کا لفظ اس امر کی دلیل بنتا ہے۔

<u>نبوت کا</u> ۳۰ واں معیار زبور ۴۵/۷ یہ بتاتی ہے کہ تو نے صداقت سے محبت رکھی اور بدی سے نفرت ایسا ہی سورہ آل عمران آیت ۱۱۰ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کی تفسیر بخاری پارہ ۱۸ کتاب التفسیر باب ۶۲ قولہ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ ابو ہریرہ کی حدیث ۱۷۰۰ جلد دوم مترجم بتاتی ہے کہ بہتر مسلمان وہ ہے جو لوگوں کو اسلام کا مطیع بنائے اور کفر سے بچائے لیکن پادری برکت اللہ ایم اے دین فطرت کے صفحہ ۱۱۴ کی سطر ۹ تا ۱۱ طبع اول میں لکھتا ہے کہ اسلام نے خدا اور مذہب کے نام پر جنگ و قتال کو جائز قرار دیا ہوا ہے آیات کی آیات اور سورتوں کی سورتیں جہاد کے آداب و احکام اسیر عورتوں کی قسمت مال غنیمت کی تقسیم سے بھری پڑی ہیں پیٹ پرست پادری کو اتنا عقل نہ آیا کہ قرآن مجید کا سب لباب ہی توریت ہے کیونکہ استثنا ۲۰/۱۱ موسیٰ کا جنگ کرنا اور مال غنیمت میں کافروں کی عورتوں اور ان کے مال و متاع پر قبضہ کرنا بتاتی ہے ۱۔ تواریخ ۱۹/۱۸ داؤدؑ کا قتل بتاتی ہے ۲۔ تواریخ ۱۵/۱۳ انبیائے بنی اسرائیل کا معمول بتاتی ہے کہ کیا چھوٹا کیا بڑا کیا عورت یا مرد جو خداوند اسرائیل کے خدا کا طالب نہ ہو وہ قتل کیا جائے اندھے دیکھتے نہیں کہ ہجرت کی رات سب اہل مکہ نے حضورؐ کے قتل پر ایکا کر لیا تھا دوران سفر مدینہ میں آپکے اور ابو بکر صدیقؓ کے پکڑنے کیلئے سراقہ بن جعشم کو اسپ سوار بنا کر دوڑایا اور ہجرت کے بعد ابوسفیان اور ابوجہل نے جنگ بدر

بدر و خندق خود مدینہ پر حملہ کیا بیت پرست پادری کو شرم نہ آیا کہ سر لارڈ ہیڈلے الفاروق پابند شیفیلڈ رینگ ۔ محمد پچتال پر حضورؐ نے کب حملہ کیا تھا خود یسوعؑ کو چھوڑ کر حضور محمدؐ کے پابند ہو گئے جو تھے بھی فرمانفرما و برسر اقتدار ۔

نبوت کا ۱۲ واں معیار خروج ۳/۱ اسموئیل ۱۶/۱۱ اور بخاری پارہ ۱۳ کتاب الانبیاء باب ۳۳ یکلفون حتی غنما لحجم حدیث ۴۰۳ جلد ۲ مترجم یہ بتاتی ہے کہ موسیٰؑ و داؤدؑ اور حضور محمدؐ بن عبداللہ نے بکریاں چرائیں مگر انجیل میں نہیں کہ یسوع نے عمر بھر کبھی بکریاں چرائیں یا موسیٰؑ و داؤدؑ و حضورؐ کی طرح کسی کافر سے لڑا ہو بلکہ انجیل متی ۱۲/۱ و ۲۱/۲ یوحنا ۱۲ یہ بتاتی ہے کہ یسوع سبت کے دن اپنے شاگردوں کو لیکر کھیتوں میں ہو کر گیا اسکے شاگرد بالیں توڑ توڑ کر اور مل ملکر کھاتے اور اس نے دو شاگردوں کو بھیجا کہ اس سامنے گاؤں میں جاؤ وہاں جاتے ہی ایک گدھی اور اسکے بچہ بندھا ہوگا انکو کھول لاؤ اگر کوئی پوچھے تو اسکو کہنا خداوند کو انکی ضرورت ہے تیسرے یہ کہ اس کا ایک شاگرد چور تھا ۔

نبوت کا ۱۳ واں معیار زبور ۴۵ خدا کے آخری نبی کی صفت بدکرداری سے نفرت ہوتی ہے اور یہی حضور نبی کریمؐ کی پاکیزگی کی دلیل تھی کہ مکہ کے کافر آپکو امین کہکر بلاتے جس سے لگی ہے یہی ثابت ہے کہ آپنے چوروں کے ہاتھ کاٹے کافروں کو اسلام سکھایا عدل و انصاف قائم کیا عبداللہ بن سلام نومسلم یہودی کی قوم نے جب ایک عورت مرد زانیوں کو حضورؐ کے سامنے پیش کیا تو آپنے انہیں سنگسار کرا دیا دیکھو بخاری پارہ ۱۸ کتاب التفسیر باب ۶۱۹ قولہ قل فأتوا بالتوراۃ ۱۶۶۴ جلد ۲ مترجم لیکن یسوع بدچلن عورتوں کی دعوت کھاتا سامری عورت سے پانی مانگتا زناکار عورت کو چھوڑ دیتا تھا دیکھو لوقا ۷/۳۶ یوحنا ۸/۴ سینٹ پال پولس نے پہلے کرنتھی ۵/۱ میں زناکاری ایسا دروازہ کھولدیا کہ اگر کوئی مجرم اپنی ماں کے ساتھ زنا کرتا ہے تو اسکو نہ سنگسار کرنے کا حکم ہے نہ قتل کرو ، کا صرف اسکو شیطان کے حوالہ کر کے اسکے ساتھ کھانا پینا بند کر کے برادری سے جدا کیا جاتا ہے لیکن اسکی روح خداوند

یسوع کے نئے زندگی نجات پائینگی مگر اسلام کہتا ہے کہ مَنْ وَقَعَ ذَاتَ مُحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ دیکھو بیہقی کتاب
الحدود ص ۲۳۷ عن ابن عباس مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۵۴ھ ۱۹۳۴ء شیعہ کا ایمان یہ ہے کہ جس یسوع کی ماں
منگنی سے پہلے اپنے شوہر کی بیوی بن بیٹھی تھی متی ۱۸:۱ اور جس مریم کی انجیل انکو اپنی ماں کے ساتھ نکاح کر
خدا بلا پابندی نہیں سکھاتی یہ بدری برکت اللہ ایم اے دین فطرت کے ص ۹۶ سطر ۱۲ تا ۱۸ طبع
اول میں یہ لکھتا ہے کہ نکاح متعہ اور زندگی بازی میں فرق نہیں حالانکہ سورہ بقرہ کی آیت ۲۲۱
سورہ نساء کی آیت ۲۴ سورہ نور کی آیت ۳۲ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ
عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ کی تعلیم دیتی ہے کہ اگر لونڈی بھی ہو تو اس کو نکاح میں لے کر اپنی بیوی بنا لو
اور بخاری پارہ ۱۷ کتاب المغازی باب ص ۵۰۶ غزوہ خیبر حدیث نمبر ۱۲۰۷ جلد ۲ پارہ ۲۱ کتاب النکاح
باب نَهْىِ رَسُوْلِ اللهِ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ و پارہ ۲۳ کتاب الذبائح والصید باب لحوم الحمر
الانسیۃ ص ۸۲۹ جلد ۳ متعہ کے متعلق شہر بشہر موجود ہے اور یہ بتاتی ہے کہ حضرت علیؓ سے روایت ہے
کہ حضور نے فتح خیبر کے دن گھریلو گدھے اور متعہ سے منع کر دیا تھا لیکن لیوی اور شیعہ کا
مذہب یہ ہے کہ جو ایک بار متعہ کرے وہ امام حسنؓ کا جو آدمی دو بار متعہ کرے وہ امام
حسینؓ کا جو تین بار متعہ کرے وہ جناب علیؓ کا اور جو بیدین نقل کفر کفر نباشد جو چوتھی
بار متعہ کرے وہ نبی پاک کا درجہ پا لیتا ہے توبہ استغفار کریں زنا نہیں نبی کا درجہ دیکھو برہان
المتعہ علی حائری ص ۵ تحفۃ العوام ص ۲۷۱ منہج الصادقین ص ۲۵۲ بحوالہ آفتاب ہدایت ص ۱۶۱ مطبوعہ حیدرآباد ۱۳۷۴ھ ۱۹۵۵ء

نبوت کا ۲۴ واں معیار زبور ۴۵ یہ بتاتی ہے کہ تو نے صداقت سے محبت رکھی اور بدی
سے نفرت اسی لیے خدا تیرے خدا نے شادمانی کے تیل سے تجھ کو تیرے ہمسروں سے زیادہ مسح
کیا اور یہی حضور نبی کریمؐ کی ممسوحیت کی زندہ مثال ہے کہ آپ ہمسروں یعنی عرب کے تمام
انبیاء سے بڑھ کر ممسوح تھے کیونکہ آپ کے ہمسر تو نبی جو شاہ اور ہمسر انبیاء سے بڑھ کر آپکی ممسوحیت پنجگانہ نماز اذان
میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ کی روح پرور آواز کون ہے کہ اسکے کانوں میں نہیں پہنچی یہی تو
آپکی ممسوحیت کی دلیل ہے کہ روم کا قیصر آپ سے ڈرتا مقوقس مصر آپکو تحفے بھیجتا اور نجاشی

حبش آپکا مطیع ہو گیا تو اس کا غائبانہ جنازہ بھی آپ نے پڑھا تھا دیکھو بخاری پارہ ۱ کتاب الوحی
و پارہ ۵ کتاب الجنائز باب الرجل ینعیٰ الی اھل المیت ۷، ۶ نیز دعوت اسلام ترجمہ
ڈاکٹر پریچنگ آف اسلام صفحہ ۵۲ طبع دوم پر سر ولیم میور کی لائف آف محمد جلد ۲ صفحہ ۱۰۴/۱۰۸
کے حوالہ سے لکھا ہے کہ آپ کا نام ہر شخص کو عزیز ہو گیا اور آپکی شہرت کہ بڑا فیاض بادشاہ
ہے کل جزیرہ نمائے عرب میں پھیل گئی۔

نبوت کا ۳۴ واں معیار یسعیاہ ۴۲ باب ۱۰ نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ اے سمندر پر گذرنے والو اور
اس میں بسنے والو اے جزیرو اور ان کے باشندو خدا کے لیے نیا گیت گاؤ زمین پر سر تا
سر اسی کی ستائش کرو۔ بیابان اور اس کی بستیاں قیدار کے آباد گاؤں اپنی آواز بلند
کریں سلع کے بسنے والے گیت گائیں پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے للکاریں وہ خداوند کا
جلال ظاہر کریں اور جزیروں میں اس کی ثنا خوانی کریں خداوند بہادر کی مانند نکلے گا
وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت دکھائیگا۔ وہ نعرہ مارے گا ہاں وہ للکار کر اپنے دشمنوں
پر غالب آئیگا۔ اس پیشگوئی کا لب لباب بنی قیدار قریش مکہ اور سلع کے بسنے
والے اہل مدینہ کا نیا گیت قرآن مجید پڑھنا حضور کے ساتھ غزوہ خیبر میں اللہ اکبر
کا نعرہ مار کر دشمنان اسلام پر غالب آنے کا ثبوت بخاری شریف پارہ ۴ کتاب
الاستسقاء باب ۲۴۰/۹۴۱ ح ۹۵۲/۹۵۷ جلد ۲ پارہ ۱۷ کتاب المغازی باب ۵۰۴ غزوہ خیبر ح ۱۳۵۳/۱۳۵۹
مترجم جلد ۲ چودہ سو سال سے پکار رہی ہے لیکن پادری برکت اللہ ایم اے دین فطرت
طبع اول کے صفحہ ۸۵ پر لکھا ہے کہ قرآن غلامی کی قبیح رسم کو جائز قرار دیتا ہے قرآن خود
کہتا ہے کہ غلام پرائے کے بس میں ہوتا ہے اور کسی شے پر اختیار نہیں رکھتا مال غنیمت
میں سے باندیوں کو حاصل کرنا اور نا تعداد کے ساتھ مباشرت کرنا اگرچہ وہ منکوحہ
عورتیں ہی کیوں نہ ہوں۔ پیٹ پرست پادری نے قرآن مجید کا ایک تو معنی ہی غلط کیا ہے
دوم یہ کہ بائیبل سے بالکل جاہل ہے حالانکہ اسلاطین ۵ باب ۱۳ میں یہ لکھا ہے کہ سلیمان

تیس ہزار بیگاریوں میں سے دس دس ہزار ہزار باری باری لبنان بھیجتا تھا اور
۲-سموئیل باب ۱۰ آیت ۱۸۔ تواریخ ۱۹ باب ۱۸ آیت یہ بتاتی ہے کہ داؤدؑ نے سات ہزار رتھوں کے سواروں اور
چالیس ہزار پیادوں کو قتل کرایا یا مارا تو اب ہم پادریوں سے پوچھتے ہیں کہ سینتالیس ہزار
آدم جو مارا گیا ان کی بیویوں بیٹیوں اور بہنوں کو غلام و لونڈیاں نہ بنایا ہوگا اتنی قتل عامی
وخونریزی کی تعریف کوئی پادری رسول پاک کے غزوات سے ثابت کر سکتا ہے جبکہ حضور
نے ابو سفیان کو کہ جس کی بیوی اس کے بیٹے اور خالد بن ولید جیسے کے حملہ سے جنگ احد میں
رسول پاک کے چچا شہید ہو گئے تھے چھوڑ دیا غزوہ موتہ کو جس کو […] ہم پر تنقید کرنے والے جو ہیں اس کی
تفصیل بیان کرنے سے قاصر ہے جبکہ غزوہ موتہ کا سپہ سالار زید بن حارثہ
کو بنایا اور اس کے بیٹے اسامہؓ کو قبیلہ جہینہ حرقات کی طرف سریہ بنا کر بھیجا اور
ایک غلام جو حذیفہؓ کا غلام سالم تھا جس کے پیچھے ابوبکر صدیق عمر فاروق ابو عبیدہؓ زبیر اور
بہت سے بکثرت صحابہ نماز پڑھتے تھے دیکھو بخاری پارہ ۱۷ کتاب المغازی
باب غزوہ موتہ جلد ۲ پارہ ۲۷ کتاب الاحکام باب ۱۱۵۹ استقضاء الموالی
حدیث ۱۰۴۰ جلد ۳ مترجم لیکن متی ۸ باب کہتا ہے کہ یسوعؑ کے ایک شاگرد نے کہا اے
خداوند مجھے اجازت دے کہ پہلے جا کر اپنے باپ کو دفن کروں یسوع نے اس
سے کہا تو میرے پیچھے چل اور مردوں کو اپنے مردے دفن کرنے دے پڑھنے تو
پتا لگے جو شخص اپنے شاگرد کے باپ مردہ کو دفن کرنے کے لیے نہ بھیجنا وہ فطرت
کا پتلا ہوا یا فطرت کا دشمن بہرصورت نبوت کے ایک معیار کے مطابق بھی یسوع کا
کیرکٹر ثابت نہیں ہوتا۔

نبوت کا ۴ معیار حبقوق ۲ ملاکی ۳ عہد کے رسول میثاق النبیینؑ کی بابت
یہ پیشگوئی کی تھی کہ دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور وہ میرے آگے راہ درست کرے
گا اور خداوند جس کے تم طالب ہو ناگہاں اپنی ہیکل میں آ موجود ہوگا ہاں عہد کا رسول جس کے

ززدمند ہوا یتکار رب الافواج فرماتا ہے پر اس کے آنے کے دن کی کس میں تاب
اور جب اسکا ظہور ہوگا تو کون کھڑا رہ سکیگا کیونکہ وہ سنار کی آگ اور دھوبی کے صابن
کی مانند ہے اس پیشگوئی کا مصداق و موید پادریوں نے یسوع کو بنا دیا جیسا کہ متی ۲۰
مرقس ۱ لوقا ۱۹/۴۵ یوحنا ۲/۱۳ میں ہے کہ بھیڑ کے لوگوں نے کہا یہ گلیل کے ناصرہ کا نبی یسوع
ہے اور یسوع نے خدا کی ہیکل میں داخل ہو کر ان سب کو نکال دیا جو ہیکل میں خرید و
فروخت کر رہے تھے اور صرافوں کے تختے اور کبوتر فروشوں کی چوکیاں الٹ دیں مگر
یسوع اس پیشگوئی سے خارج تھا کیونکہ پیشگوئی کا پہلا لفظ عہد کا رسول ہے جو
حضور نبی کریم کے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے سوا اور کوئی اسکا مجاز نہیں جو
ملاکی ۳/۱ کا دوسرا لفظ ہے وہ میرے آگے راہ درست کریگا ایسا ہی سورہ شوریٰ
آیت ۵۲/۴۲ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ جو ملاکی کے مطابق
ہے کہ آپ اللہ کا راہ بتا کر پیشگوئی کے مصداق تھے پیشگوئی کا ۳/۱ لفظ ہے خداوند جناب
ہے اور اپنی ہیکل میں ناگہاں آموجود ہوگا ایسا ہی بخاری پارہ ۱۷ کتاب المغازی باب
حدیث ۸۳۴ میں ہے کہ اہل مکہ اسلام لانے میں فتح مکہ کے منتظر تھے اور جب مکہ فتح ہوا تو
سارا شہر مسلمان ہو گیا اور حضور آئے بھی ناگہاں کسی کو پتہ بھی نہ تھا دیکھو بخاری پارہ کا
باب این رکز النبی ۹۲۶ ملاکی ۳/۲ کا پانچواں لفظ ہے پر اس کے آنے کے دن کی کس
میں تاب ہے بعینہ بخاری شریف پارہ مذکورہ باب مذکورہ کی حدیث ۹۲۴ میں
ہے کہ ابن خطل شرارت کر کے کعبہ کے پردوں میں جا چھپا جس کو حضور نے قتل
کرا دیا مگر یسوع نہ رسول تھا نہ اسکا کوئی طالب ہوا اور نہ اسکے ہیکل
میں تاب ہوا اور نہ ہی ہیکل والوں نے اسے قبول کیا بلکہ وہ خود ہی خانہ بدوشوں کی طرح
ہیکل اور ہیکل کے حریفوں کو چھوڑ کر رات ہی باہر جا کاٹی دیکھو متی ۲۱/۱۷

نبوت کا ۵۴ واں معیار متی ۳/۱۱، ۱۲ ۱۲/۳۲ لوقا ۳/۱۶-۱۷ یوحنا ۱/۲۶ میں یوحنا یحییٰ بن زکریا

کی حضور نبی کریمؐ کے متعلق یہ پیشگوئی ہے کہ جو میرے بعد آتا ہے وہ مجھ سے زور آور ہے میں اُسکی جوتیاں اٹھانے کے لائق نہیں وہ تم کو روح القدسؑ اور آگ سے بپتسمہ دے گا اسکا چھاج اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ اپنے کھلیان کو خوب صاف کریگا اور اپنے گیہوں کو اپنے کھتے میں جمع کریگا مگر بھوسی کو اس آگ میں جلائیگا جو بجھنے کی نہیں یوحنا کی یہ پیشگوئی متی ۱۱/۳ لوقا ۱۶/۳ میں ہے پادریوں نے یہ لکھ دیا ہے کہ یوحنا کو اس کے شاگردوں نے ان سب باتوں کی خبر دی اس پر یوحنا نے اپنے شاگردوں میں سے دو کو بلاکر خداوند کے پاس یہ پوچھنے کو بھیجا کہ آنے والا تو ہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ دیکھیں وغیرہ ذالک غرضیکہ اس پیشگوئی کا مصداق یسوعؑ کو بنا دیا ہے حالانکہ یسوعؑ اس پیشگوئی سے خارج تھا کیونکہ متی ۱۳/۳ مرقس ۹/۱ لوقا ۲۱/۳ تینوں کا متفق فیصلہ یہ ہے کہ یسوعؑ نے یوحنا سے بپتسمہ لیا مگر یوحنا نے یسوعؑ سے بپتسمہ نہیں لیا سوم متی ۹/۱۱ لوقا ۲۶/۷ کہتے ہیں کہ یسوعؑ نے یوحنا کو نبی کہا بلکہ نبیؑ سے بڑا کہا مگر یوحنا نے یسوعؑ کو نبی نہیں کہا تھا سوئم متی ۱۳/۱۱ لوقا ۱۶/۱۶ کہتے ہیں کہ سب نبیوںؑ اور توریت نے یوحنا تک نبوت کی بھلا جب یسوعؑ اور یسوعؑ کے چیلے جب یوحنا کو آخری نبی کہتے تو یوحنا یسوعؑ حال کیا پوچھنا چہارم لوقا ۱ / ۲۵ و ۲۶ میں ہے کہ یوحنا پانچ مہینے پہلے ماں کے پیٹ میں تھے جب جبرائیل مریم زوجہ یوسف کے پاس بھیجا گیا گویا لوقا ۱ / ۲۶ و ۳۸ کے بموجب یوحنا اور یسوعؑ کی عمر ایک تھی زمانہ ایک تھا اور ملک بھی ایک تھا لیکن جس نبیؑ کی آمد کا ذکر کیا وہ نبی یوحناؑ کے بعد آنا تھا۔ وہ نبی محمدؐ ہے ۔

نبوت کا ۲۴واں معیار متی ۳ یوحنا کی پیشگوئی کا ۲ نقطہ وہ تمکو روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دیگا ہے جیسا ہی سورہ شعراء کی آیت ۱۹۲ تا ۲۰۱ قرآن شریف جبرائیل لیکر آیا اور حضور کے دل پر ثبت کر دیا جسکی تعلیم و تربیت سے مجرمین مکذبین اور منکرین کو جہنم کی آگ سے ڈرایا کہ جرائم و سرکشی سے باز نہ آئیگا آگ رسید ہوگا یہی آگ سے بپتسمہ دینے کا معنی ہے مگر یسوعؑ کذاب تھا

کیونکہ کذاب کی پہچان ہی توریت استثنا ۱۸/۲۲ یہ بتاتی ہے کہ جب وہ نبی خداوند کے نام
سے کچھ کہے اس کے کہے کے مطابق کچھ واقع یا پورا نہ ہو مگر یسوع کہتا تھا
کہ مجھے اپنی جان دینے کا بھی اختیار ہے اور اسے پھیر لینے کا بھی مگر جب اسکو صلیب دینے
لگے تو یہ کہا کہ اب صلیب پر سے اتر آئے تو ہم اس پر ایمان لائیں دیکھو یوحنا ۱۰/۱۸ متی ۲۷/۴۲ ۔
نبوت کا ۴۷ واں معیار یوحنا کی پیشگوئی کا ۳ لفظ متی ۳/۱۲ یہ بتاتا ہے کہ اس کا چھاج اس کے
ہاتھ میں ہے اور وہ اپنے کھلیان کو خوب صاف کریگا اور اپنے گیہوں کو تو کھتے میں جمع کریگا
مگر بھوسی کو اس آگ میں جلائیگا جو بجھنے کی نہیں چنانچہ حضور نبی کریم نے اپنی پاک صاف امت کو جنتی
قرار دیکر محبوس قرار دیکر اپنی شفاعت سے چھڑائینگے مگر بھوسی کافر منافق اور یہود و نصاریٰ
کو جہنمی قرار دیا ہے دیکھو سورہ برأت کی آیت ۸۰/۱۰ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ نیز
مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ ایضاً سورہ ہود کی آیت ۳۷
وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا توریت کی بھی یہی تعلیم ہے جیسا کہ یرمیاہ ۱۶/۷ میں ہے کہ پس تو ان لوگوں
کے لئے دعا نہ کر اور ان کے واسطے آواز بلند نہ کر اور مجھ سے منت اور شفاعت نہ کر کیونکہ
میں تیری نہ سنوں گا سلیمان امثال ۱۶/۴ میں کہا تھا کہ خداوند نے ہر چیز خاص مقصد کیلئے
بنائی ہاں شریروں کو بھی اس نے برے دن کیلئے بنایا. یسعیاہ ۲۲/۴۸ میں کہا میرا خدا فرماتا ہے
کہ شریروں کیلئے سلامتی نہیں داؤد نے زبور ۱۱۹/۱۵۵ میں کہا تھا کہ نجات شریروں سے دور ہے
کیونکہ وہ تیرے آئین کے طالب نہیں موسیٰ نے استثنا ۷/۹ میں فرمایا تھا کہ سو جان لے کہ
خداوند تیرا خدا وہی خدا ہے وہ وفادار خدا ہے جو اس سے محبت رکھتے اور اسکے حکموں کو
مانتے ہیں انکے ساتھ ہزار پشت تک وہ اپنے عہد کو قائم رکھتا ہے اور ان پر رحم رکھتا ہے
اور جو اس سے عداوت رکھتا ہے ہلاک کر دیتا ہے غرضیکہ انبیائے سابقین کے مطابق حضور
نبی کریم نے وہ امت تیار کی جس طرح یوحنا نے کہا تھا کہ وہ اپنے کھلیان کو خوب صاف کریگا
وہ اپنے گیہوں کو تو کھتے میں جمع کریگا کون نہیں جانتا کہ سفر میں حضر میں صحت و مرض میں جنگ و امن

ہیں حضور کے نقش قدم پر چلے رضی اللہ عنہم ورضو عنہ قرآن بھی یہی کہتا ہے کرامت محمدی صحابہ کبار خدا اور رسول کے مطیع تھے۔ لیکن انجیل متی مرقس لوقا کہتی ہے کہ یسوع نے جو آدمی چنا وہ یسوع پر لعنت کر کے انکاری ہو بیٹھا تھا اور پولس سینٹ پال گلتیوں ۳/۱۳ میں لکھتا تھا کہ مسیح جو ہمارے لیے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا گویا یسوع اور یسوعی دہرم کے ایمان میں شریعت لعنت ہے نعوذ باللہ من ہذا الاعتقاد۔

نبوت کا ۸۴ واں معیار متی ۳/۱۱ یوحنا کی پیشگوئی لفظ یہ لکھا ہے کہ جو میرے بعد آتا ہے وہ مجھ سے زور آور ہے یہی صفت حضور نبی کریم کی زبور ۴۵/۳ یسعیاہ ۴۲/۱۳ نے بتائی حقیقت بعینہ آپ ہی زبردست نبی تھے جو را تورات تیرہ چودہ سو صحابہ کو لیکر ابو رافع عبد اللہ بن ابی الحقیق یہودی حجازی تاجر کے قلعے کے پاس پہنچ گئے اور چند آدمیوں کا سپہ سالار عبد اللہ بن عتیک کو بنا کر بھیجا جب یہ چھوٹا سا قافلہ وہاں پہنچا تو دن غروب ہو چکا تھا لوگ اپنے مال مویشی اندر لے جا رہے تھے ابن عتیک نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم باہر رہو میں تنہا اندر جانے کی کوشش کرتا ہوں چنانچہ عبد اللہ بن عتیک دروازہ کے قریب پہنچ کر اپنے بہ سمیٹ کر جس طرح کوئی حاجت بیٹھتا ہے بیٹھ گیا جب سب لوگ مال لیکر اندر چلے گئے تو دربان نے سمجھا یہ ہمارا ہی آدمی ہے آواز دی کہ او عبد اللہ آ جا تاکہ میں دروازہ بند کر دوں وہ اندر چلا گیا اور دربان نے دروازہ بند کر کے چابیاں ایک کیل میں لٹکا دیں جب وہ سو گیا تو عبد اللہ بن عتیک نے چابیاں لے کر دروازہ کھول دیا تاکہ دوڑنے میں دقت نہ ہو آخر الامر آدھی رات تک گھومتا رہا جب قلعہ کا مالک ابو رافع یہودی بھی سو گیا تو ابن عتیک اسکے بالا خانہ پر چڑھ گیا اور آواز بدل کر اسے پکارا اس نے جب جواب دیا تو تلوار مار کر اسکا کام تمام کر دیا لیکن افسوس کہ جب وہ سیڑھی سے اترنے لگا تو نیچے گر پڑا اور اسکی پنڈلی ٹوٹ گئی اتنی تکلیف کے باوجود وہ قلعہ کی دیوار پر بیٹھ گیا جب مرغ نے اذان دی تو ایک یہودی نے ابو رافع کے بالا خانہ سے پکارا کہ ابو رافع حجاز کا تاجر

گیا ہے اسکے بعد ابن عتیک دروازہ کھول کر اپنے ساتھیوں کو لیکر حضور صلعم کو خوشخبری جا دی
اور انکی پنڈلی پر حضور نے اپنا ہاتھ مبارک پھیرا تکلیف رفع ہو گئی دیکھو بخاری شریف
پارہ ۱۶ کتاب المغازی باب ۴۸۳ قتل ابی رافع حدیث ۱۲۱/۱۲۱ جلد ۲ مترجم شیعہ کہتے ہیں کہ خیبر
کا قلعہ حضرت علی نے توڑا جیسا کہ عبید اللہ بسمل امرتسری کی ارجح المطالب طبع چوتھی کے
ص ۲۴۹/۲۵۰ پر لکھا ہے لیکن یہ غلط ہے کیونکہ خیبر شکن حضرت عبد اللہ بن عتیک تھا حضرت
علی کو تو حضور نے صرف علم دیا تھا حالانکہ جس آدمی کے ایک ہاتھ تلوار ہو اور دوسرے میں جھنڈا تو
پوری طاقت سے وہ لڑ نہیں سکتا۔

عبید اللہ بسمل کا کذب | عبید اللہ بسمل امرتسری مؤلف ارجح المطالب کے ص ۲۴۹
کی سطر آخری و ص ۲۵۰ کی سطر پہلی میں بریدہ اسلمی کی یہ کہاوت لکھی کہ خیبر کے دن ابو بکر
صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے علم اٹھایا مگر فتح نہ ہوا صریح کذب لکھا ہے کیونکہ
حضرت بریدہ ابن الحصیب مرو میں یزید بن امیر معاویہ رضؓ کے زمانہ سنہ ۶۲ھ میں فوت ہوا
تو اسکی روایت کہاں سے صحیح ہوئی بسمل شیعہ کا ۲ جھوٹ ارجح ص ۶۵ سطر پہلی پر یہ لکھا
ہے کہ امام ابو جعفر محمد باقر بن علی زین العابدینؒ سے مروی ہے کہ بدر کے روز ایک فرشتہ
جسکا نام رضوان ہے آسمان سے پکار کر کہا نہیں ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار اور نہیں ہے
علی کے سوا کوئی بہادر حالانکہ ملا علی قاری شارح مشکوٰۃ اپنی موضوعات کبیر مترجم مولانا
حبیب الرحمٰن صدیقی کاندھلوی حرف الآخر الف حدیث ۵۸۹ ص ۴۳۴/۴۳۶ پر اس حدیث اور
نادِ علی مظہر العجائب کو باطل قرار دیا ہے جسکو شیعہ لوگ لیے گلے لٹکائے پھرتے ہیں۔

نبوت کا وہم | معیار حق ۱۲/۳۲ مرقس ۳/۲۹ لوقا ۱۲/۱۰ میں یوحنا کی پیشگوئی کا ایک لفظ روح
القدس ہے جسکا معنی یہ لکھا ہے کہ بنی آدم کا سب گناہ اور جتنا کفر بکتے ہیں معاف کیا جائے
گا لیکن جو کوئی روح القدس کے حق میں کفر بکے وہ ابد تک معاف نہ کیا جائیگا نہ اس عالم میں نہ
آنے والے میں لیکن متی ۳/۱۲ یوحنا نمبر نے اس روح القدس کا مصداق یسوع کو بنا دیا ہے اور

یوحنا ۲۰ : ۱۹-۲۲ نے اس روح کا محل وقوع یہ بتا دیا ہے کہ یسوع جب قبر سے زندہ ہو کر اپنے شاگردوں کو اپنے ہاتھ پسلی دکھائی ان سے کہا تمہاری سلامتی ہو جس طرح باپ نے مجھے بھیجا ہے اسی طرح میں بھی تمہیں بھیجتا ہوں یہ کہہ کر ان پر پھونکا اور ان سے کہا روح القدس لو لیکن روح القدس نہ یسوع کو نصیب ہوا اور نہ ہی انکے شاگردوں کو اور نہ ہی روح القدس کی حقیقت سے یسوعی پادری بہرہ ور ہیں کیونکہ روح القدس کا ایک معنی ہوتا ہے خدا کی کلام خدا کی تائید اور خدا کی مدد و نصرت۔ اور روح القدس کا ۲ معنی ہوتا ہے اٹھ منور ہو کیونکہ تیرا نور آگیا اور خداوند کا جلال تجھ پر ظاہر ہوا . . . . اور قومیں تیری روشنی کی طرف آئیں گی اور سلاطین تیرے طلوع کی تجلی میں چلیں گے اپنی آنکھیں اٹھا کر چاروں طرف دیکھ وہ سب کے سب اکٹھے ہوتے ہیں اور تیرے پاس آتے ہیں تیرے بیٹے دور سے آئیں گے اور تیری بیٹیوں کو گود میں اٹھا کر لائیں گے تب تو دیکھے گی اور منور ہوگی ہاں تیرا دل اچھلیگا اور کشادہ ہوگا کیونکہ سمندر کی فراوانی تیری طرف پھریگی اور قوموں کی دولت تیرے پاس فراہم ہوگی اونٹوں کی قطاریں اور مدیان وعیفہ کی سانڈنیاں آکر تیرے گرد بے شمار ہوں گی وہ سب سبا سے آئیں گے سونا و لبان لائیں گے اور خداوند کی حمد کا اعلان کریں گے قیدار کی سب بھیڑیں تیرے پاس جمع ہوں گی نبایوت کے مینڈھے تیری خدمت میں حاضر ہونگے وہ میرے مذبح پر مقبول ہوں گے اور میں اپنی شوکت کے گھر کو جلال بخشوں گا دیکھو یسعیاہ ۶۰ : ۱-۸ غرضیکہ زبانی میں تمہاری سلامتی چاہتا ہوں روح القدس لو کا معنی یہ ہیں کہ دنیا میں ناکام و نامراد رہو بلکہ روح القدس کا معنی ہی یہ ہے کہ کافر جتنا زور لگائیں ناکام رہیں اور یہی حضور کی شان تھی کفار مکہ سب مسلمان ہو گئے عرب کا عرب مطیع ہو گیا مدینہ کے علم شناس یہودی عبداللہ بن سلام جیسے حبر الامت بن گئے مفسد و فتنہ باز جلا وطن کئے گئے اور خیبر کے یہودی آپکے باجگذار ہو کر رہے جب شرارت سے باز نہ آئے تو امیر عمرؓ نے

کو خیبر سے نکال کر تیما واریحا کی سرزمین میں دھکیل دیا تھا دیکھو بخاری شریف پارہ ۹ کتاب الوکالۃ باب ۱۴۶ اذا قال رب الارض اقرک ما اقرک اللہ ص ۷۶، ۲۲ جلد و پارہ ۱۶ کتاب المغازی باب ۵۹ معاملۃ النبی اھل خیبر ص ۱۳۹۱ تا ۱۳۹۲ مترجم بیبی قانون بائیبل باب ۷ کہ اے عزرا تو اپنے خدا کی دانش کے مطابق حاکموں اور قاضیوں کو مقرر کرتا کہ سب لوگوں کو جو تیرے خدا کی شریعت کو جانتے ہیں انصاف کریں اور جو نہ جانتا ہو اسکو سکھاؤ اور جو کوئی تیرے خدا کی شریعت پر اور بادشاہ کے فرمان پر عمل نہ کرے اسکو بلا توقف قانونی سزا دی جائے خواہ موت یا جلا وطنی یا مال کی ضبطی یا قید کی دیکھو عزرا ۷ پ مگر یسوع نہ نبی تھا نہ بادشاہ اور نہ اس نے کسی منکر شرع کو قانونی سزا دی ہاں حضور نبی کریم نبی تھے بادشاہ تھے اور فیصلے کرتے تھے اور آپکے بعد ابوبکر صدیق و عمر فاروق عثمان غنی علی کرم اللہ رضی اللہ عنہم چاروں یکے بعد دیگرے خلیفے تھے دیکھو بخاری شریف پارہ ۹ کتاب الاحکام باب ۱۱۷ کیف یبایع الامام الناس حدیث ۱۰۴ جلد ۳ مترجم اور نہج البلاغت جلد مترجمہ رئیس احمد جعفری ندوی تذکرہ ابوتراب ربمار کس حضرت علی کی خلافت ص ۲۸ تا ۲۹ خطبہ نواں ابو سفیان کو جواب ص ۱۵۳ تا ۱۵۴ مطبوعہ الکتاب پریس لاہور ۱۹۵۵ نیز جلد دوم خط چھٹا معاویہ کے نام ص ۲۰ الی معاویۃ انہ بایعنی القوم الذین بایعوا ابابکر و عمر و عثمان علی ما بایعوھم الیضا خط آخری شیعان علی کے نام جامع خط ص ۲۸۶ تا ۲۸۷ سطر ۴ تا ۱۲ کے الفاظ یہ ہیں کہ

ابوبکرؓ کی حکومت ٹھیک اور روش سیدھی رہی اعتدال سے انہوں نے تجاوز نہ کیا انکے ساتھ ہم مخبری ناصحانہ رفاقت تھی اور ہیں ان سب کاموں میں انکی مجاہدانہ اطاعت کرتا رہا جن میں وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے تھے پھر جب ابوبکرؓ کا وقت آخر ہوا تو انہوں نے عمرؓ کو بلایا اور خلافت سپرد کردی ہم نے انکی بات مان لی اطاعت کی بیعت سے انکار نہ کیا اور خیر خواہی کے وطیرے پر قائم رہے عمرؓ کی سیرت بھی پسندیدہ تھی اور وہ

عمر بھر اقبال مند رہے پھر جب عمرؓ بھی دنیا سے رخصت ہونے لگے تو میں نے دل میں کہا اب یہ معاملہ میرے ہاتھ سے باہر نہیں جا سکتا مگر عمرؓ نے اسے شوریٰ قرار دیا اور اہل شوریٰ میں مجھے چھٹا آدمی بنایا یہ حضرت علی کی کتاب کا حوالہ ہے جس کو سید شریف رضی ابو الحسن محمد بن ابی احمد الحسین بن موسیٰ بن محمد بن موسیٰ بن ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر صادق بن محمد باقر بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب کرم اللہ ولد ۳۵۹ھ ان کی ماں کا نام فاطمہؓ بنت حسین بن حسن الناصر ابو محمد بن علی بن حسن بن علی بن عمر بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب تھا اور سید رئیس احمد جعفری ندوی ہاکس بے ہوٹل اسپنڈڈ کمرہ نمبر ۶ ۔ ۲۷ ، اکتوبر ۱۹۵۳ء کراچی نے ترجمہ کیا

نبوت کا سچا سوال معیار قرآن مجید اور توریت یہ بتاتی ہے کہ آدمؑ سے حضور نبی کریم صلعم تک خدا کے سب نبی زن فرزند رکھتے تھے مگر یسوعؑ بے زن فرزند اور بے گھر تھا حالانکہ پولس سینٹ پال نے پادریوں لشپوں اور ڈیکنوں کے لیے یہ عہدہ بنایا تھا کہ نگہبان بے الزام ایک بیوی کا شوہر پرہیزگار متقی اپنے گھر کا بھی بندوبست کرتا ہو اپنے بچوں کو کمال سنجیدگی سے تابع رکھتا ہو جو کوئی اپنے گھر کا ہی بندوبست کرنا نہیں جانتا تو خدا کی کلیسیا کی خبرگیری کیونکر کرے گا دیکھو ۱ تیمتھیس پاکستانی پادری تعدد ازدواج کو ناجائز و ناروا کہتے ہیں جیسا کہ برکت اللہ ایم اے دین فطرت عماد الدین پانی پتی ثمرات المومنین میں اور پادری ادوے نسیخ ہومیو پیتھ رڑکی سہارنپوری کا خط نمبر ۹۶ ۹ رجسٹرڈ مندرجہ اسلام کا اخلاقی نظام مولفہ مولوی محمد طیب دیوبندی ص ۴۸ مطبع اشرف پریس لاہور ۱۹۶۲ء لیکن ہم برادرانہ پوچھتے ہیں کہ پادری یسوعؑ کو کلیسیا کا سر کہتے ہیں حالانکہ انجیل یہ کہتی ہے کہ جس کے بیوی بچے نہیں جو اپنے بچوں کو تابع رکھ کر اپنے گھر کا بندوبست نہیں کرتا وہ خدا کی کلیسیا کی خبرگیری کیونکر کرے گا لہذا ثابت ہوا کہ یسوعؑ پادریوں لشپوں اور ڈیکنوں کے عہدہ کے لائق بھی نہ تھا انجیل کے مطابق پہلے حضور نبی کریمؐ نے ایک ہی بیوی

خدیجۃ الکبریٰ سے نکاح کیا اور اس سے آپ کے دو بیٹے طیبؓ وطاہر المعروف
قاسمؓ پیدا ہو کر بچپن ہی میں فوت ہو گئے اور چار لڑکیاں بڑی زینبؓ جنکا نکاح
ابو العاص بن الربیع سے ہوا اس سے چھوٹی رقیہؓ وام کلثومؓ کا یکے بعد دیگرے عثمانؓ
غنیؓ سے ہوا اور چوتھی فاطمہؓ کا نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہوا دیکھو نہج
البلاغت جلد دوم حاشیہ ص ۱۲۶

خدیجۃ الکبریٰ کی وفات کے بعد داؤدؑ کی طرح دس گیارہ بیویاں کیں ۱۔ سودہؓ
جنکے اسماء یہ ہیں عائشہ صدیقہؓ بنت ابوبکر صدیقؓ ۲ حفصہ بنت عمر فاروقؓ
۴۔ ام حبیبہ بنت ابو سفیانؓ ۵۔ ام سلمہؓ ۶۔ میمونہ بنت الحارث ۷۔ زینبؓ بنت حارث
بن ضرار بنی المصطلق ۸۔ صفیہ بنت حی بن اخطب بنی قریظہ ۹۔ ماریہ قبطیہ مصری ۹۔
زینبؓ بنت جحش امیمہؓ کی بیٹی ۱۰۔ ریحانہ جن کی شان میں آیہ تطہیر نازل ہوئی لیکن
عبید اللہ بسمل امرتسری شیعہ نے ارجح المطالب طبع چوتھی ۱۳۵۵ھ کے ص ۲۰ پر ترمذی دو
ابی بیہقی طبرانی اور دیلمی مجہولوں کی من گھڑت روایتوں سے فاطمہؓ علیؓ حسنؓ اور حسینؓ
پر چسپاں کی ہے حالانکہ ص ۶۲ کی حدیث لوپ عن ابی سعید کے آخر والثعلبی فی تفسیر
وہذا الحدیث حسن علی ان اکثر العلماء وقد صححہ کا تملبران بنا دی حدیثوں کا رد کر رہا
ہے کہ یہ سب ملانوں کی ساز باز حرکت تھی نہ کہ فرمان رسالتؐ عجیب بات
کہ خود بسمل شیعہ اپنی ارجح المطالب کے ص ۳۱۲ پر حضرت امام حسن کی پیدائش کا ۳ھ
پھر ص ۵۱۶ پر ۴ھ لکھا ہے پہلی روایت کے مطابق ۳ھ سورہ الاحزاب نازل ہوئی اور
اس وقت حضرت ۹ ماہ کے تھے اور دوسری تیسری روایت کے مطابق وہی ۴ھ
سورہ الاحزاب کا نزول اور وہی ۴ھ حضرت حسن کی پیدائش کا تھا تو آیۃ تطہیر
کا پہلا جملہ واقمن الصلوۃ وآتین الزکوۃ واطعن اللہ ورسولہ چھ سات ماہ چھوڑ دو
سال کا بچہ نہ نماز پڑھ سکتا ہے نہ زکوۃ دے سکتا ہے اور نہ ہی اللہ اور اس کے

رسولؐ کی اطاعت کر سکتا ہے۔ حضرت علیؓ مذکر ہوتے
ہوئے مؤنث کس طرح بن گئے جبکہ سارا رکوع جیمخبا ہے مؤنث سے مملو ہے۔
اودھے مسیح پادری اودھے مسیح اور اس کے ہمخیال پنڈت لیکھرام پشاوری
کلیات آریہ مسافر مطبع دہلی باب ۴ ص ۲۸۶ پر اور پادری مذکور اپنے خط ۹۶۹ رجسٹری
مورخہ ۳ جون ۱۹۵۹ء منڈی بہاء الدین سے اسلام کا اخلاقی نظام مطبع اشرف پریس
لاہور ۱۹۶۳ء پادری اور پنڈت اپنی تبلیغ کا یہ ثبوت دیا کہ حضرت محمدؐ نے اپنی بہو
زینبؓ بنت جحش کے ساتھ نکاح کر کے زنا کاری کا دروازہ کھول دیا افسوس کہ
پادریوں اور پنڈتوں کو اگر ذرہ بھر بھی علم ہوتا تو ایسی بیہودہ اور نازیبا حرکت نہ کرتے
جبکہ سورۃ الاحزاب کی آیت ۵ صاف بتا رہی ہے کہ جو لڑکا جس ماں باپ
کا ہو تم اس کو اس کے اصلی ماں باپ کی نسبت دے کر بلاؤ کیونکہ محمدؐ تمہارے مردوں
سے کسی کے باپ نہیں وہ تو اللہ کے رسولؐ اور خاتم النبیین ہیں باقی رہا کسی لڑکے کو
پیار سے بیٹے کہنے کا مسئلہ یہ نہ اعرب کا دستور ہی نہ تھا بلکہ پاک و بھارت
کا ہر سرمایہ دار ہر ذی عقل غیر لڑکی بچے کو بیٹا اور بیٹی کہتا ہے اسکا ثبوت بائیبل
کی کتاب روت ۲/۲، ۳/۱، ۳/۱۸ میں ہر شخص دیکھ اور پڑھ سکتا ہے کہ بوعز نے روت کو
کئی بار پیار سے اے میری بیٹی کہا آخر الامر اس کو خرید کر اپنی بیوی بنا لیا لہذا ثابت ہو
گیا کہ حضورؐ نے اپنی پھوپھی زاد زینب بنت امیمہ کے ساتھ تورات مطابق نکاح
کیا تھا لیکن پادری اودھے مسیح اپنی انجیل اور کرنتھی ۵/۱ سے بھی اندھا ہے جس
میں لکھا ہے کہ اگر کوئی یسوعی اپنی ماں کے ساتھ حرام کاری کرتا پھرے تو خدا
یعنی یسوع کے دن اس کی روح نجات پائے گی لیکن چار روزہ زندگی میں اسکے برادری سے
نکلنا پڑیگا اور پنڈت دیانند مصنف ستیارتھ پرکاش کے سملاس ۱۲ میں کلنک کا ٹیکا
لگانے والے وام مارگ اور چولی مارگ ہندوؤں کی یہ شاہراہ بتاتی ہے کہ وہ بھی اپنی ماؤں کے

ساتھ حرامکاری کرتے ہیں

۵۲۔ قرآن مجید اور توریت استثنا ۲۴ باب ۱ کے ساتھ طلاق کا حکم دیتے ہیں کہ اگر
آدمی کسی عورت کے ساتھ نکاح کر کے اس میں ایسی بیہودہ بات پائے جس سے
اس عورت کی طرف التفات نہ رہے تو وہ اس کا طلاق نامہ لکھ کر اس کے حوالہ
کرے اور اسے اپنے گھر سے نکال دے لیکن قرآن تو خیر و برکت کا سرچشمہ ہے جو کہتا ہے
ہے کہ اگر تمہاری بیویاں بےحیائی کریں تو چار گواہوں کی عینی شہادت سے ان کو
گھروں میں قید و بند کیا جائے حتیٰ کہ وہ مر جائیں یا توبہ کریں دیکھو سورہ نساء آیت ۱۵/۱۶
اگر سمجھانے اور ڈرانے کے بعد بھی وہ عورتیں بےحیائی نہ چھوڑیں تو تین ماہ تک ان سے
کنارہ کشی کیجئے اگر پھر بھی وہ نہ سمجھیں تو دو طلاقیں دی جائیں کہ شاید میاں بیوی
میں اصلاح ہو جائے اگر پھر بھی اصلاح واقع نہ ہو سکے تو تین طلاقیں دے کر روز روز
کی خانہ جنگی کا خاتمہ کیا جائے دیکھو سورہ بقر آیت ۲۲۸/۲۲۹ لیکن انجیل متی ۵ باب ۳۲ لوقا
۱۶ باب ۱۸ کہتے ہیں کہ یسوع نے کہا کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرامکاری کے سوا کسی اور
سبب سے چھوڑ دے وہ اس سے زنا کراتا ہے جو کوئی اس چھوڑی ہوئی سے بیاہ
کرے وہ بھی زنا کرتا ہے توبہ استغفار ..... پادری برکت اللہ ایم اے دین فطرت
کے ص ۳ پر لکھا ہے کہ اسلامی تعلیم اور قرآنی احکام دربارہ ازدواج اور طلاق فطرت
کے خلاف ہیں لہٰذا اسلام دین فطرت کہلانے کا مستحق نہیں ہم پادری برکت اللہ اور اسکے
سب ہمنواؤں کی خدمت میں یہ عرض کرتے ہیں کہ اگر کسی پادری کی جورو اپنے پتی کو پتی ہی نہ
تسلیم کرے تو پادری صاحبان اپنی نار کی گردان بنا کر گھر میں رکھیں گے اگر کوئی ایسی عورت اپنے
شوہر پر جلتی بھنتی کھاتی پیتی سوتی جاگتی لعنت کرتی رہے اور اسکے ناں باپ بھی دن میں
کرتی ہوئی تیرے منہ میں گو نہ دوں کی ---- عادی ہو چکی ہو تو پادری صاحبان (لا)
ایسی عورت کو کیا کریں گے تو ثابت ہوا کہ دین اسلام ہی دین فطرت ہے آگے چل کر دین فطرت

ملا سطر آخری میں پادری برکت اللہ   لعنۃ اللہ علی الکذبین کے مطابق یہ لکھا ہے کہ دین اسلام
نے طلاق کی نہ صرف اجازت دے رکھی ہے بلکہ اسکا باب کھول دیا ہے کہ خاوند جب چاہے بغیر
معقول وجہ کے اپنی بیوی کو طلاق دے سکتا ہے لیکن بیوی کو اختیار نہیں پیٹ پرست پادری کو
فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ سورہ بقرہ آیت ۲۲۹ نیز سورہ احزاب کی آیت ۳۵ وَإِذْ تَقُولُ
لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ کا جملہ نظر نہ آیا جو یہ بتاتا ہے کہ اپنی بیوی کو
طلاق نہ دی اگر طلاق دی بھی ہو تو بہتر حالت میں تاکہ فریقین آپس میں جہنم کا ایندھن نہ بنیں
لیکن گلتیوں ۳/۱۰ میں لکھا ہے کہ جتنے شریعت کے اعمال پر تکیہ کرتے ہیں وہ سب لعنت کے ماتحت ہیں
یہی یسوعی دھرم کا اصول ہے حالانکہ شریعت اسلامی و موسوی احبار ۲۰/۱۱ کا حکم ہے کہ جو شخص اپنی سوتیلی
ماں سے صحبت کرے وہ دونوں جان سے مارے جائیں مگر انجیل متی ۵ میں اجازت ہے کہ بیشک اپنی
ماں سے صحبت کرو صرف اپنی برادری کو چھوڑ دو آخر یسوع کے دن تمہاری روح نجات پائے گی۔

۵۳ یسوع کا معجزہ توریت خروج ۱۷ یشوع ۱۰/۱۲ اور قرآنی سورۃ اعراف آیت ۱۰۸ بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
موسیٰ و داؤد کے ہاتھوں میں ایسی طاقت عنایت کی تھی کہ فرعون و جالوت انکے سامنے تاب نہ لاسکے اسی طرح
اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضور محمد رسول اللہ صلعم کے ہاتھ میں وہ قوت بخشی کہ کفار مکہ منکرین اسلام اور
یہودان خندق و خیبر دم بخود ہو کر زیر ہو گئے دیکھو سورہ انفال آیت ۱۷ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ ۲. یسوع ۱۰/۱۲ کی دعا
سے سورج ٹھہر گیا اور یہ معجزہ بمثل شیخ کے شرح المطالب طبع چہارمی کے صفحہ ۲۹۴/۵۹۵ پر حضرت علی کیلئے واسطے حضرت یوشع
بن نون کی طرح رد شمس واقع ہوا کمال الدین شافعی کی مطالب المسئول و یوسف سبطی کی کفایت
الطالب میں لکھ دیا حالانکہ قاضی عیاض کی شفا کے رد میں ملا علی قاری حنفی مکی شارح مشکوٰۃ اپنی موضوعات
کبیر مترجم مولانا حبیب الرحمن صدیقی کاندھلوی مطبع سعیدی کراچی کی حرف الہمزہ حدیث ۱۴۶ صفحہ ۱۳
فصل بعد حرف الیاء صفحہ ۲۰۶ پر اس حدیث کو لا اصل موضوع قرار دیا ہے حالانکہ ردت الشمس
کی روایات نہ سمجھے حالانکہ اس وقت چودہ پندرہ سو صحابہ تھے ہاں شق القمر کا معجزہ حق تھا کیونکہ وہ
اہل مکہ نے سوال کیا تھا دیکھو بخاری شریف پارہ ۱۴ کتاب الانبیاء باب سؤال المشرکین ۸۳۸/۸۳۹ جلد ۲ ترجمہ اردو

عبری باب ۱۳ آیت ۴۲ کا حصہ ۱۰) معجزہ حضور کا قرآن مجید ہے جو چودہ سو سال سے اعلان کر رہا ہے کہ اگر کسی میں
طاقت ہمت ہو تو مجھ جیسی کتاب بنا دکھائے فأتوا بسورة من مثله افسوس ہمارے علمائے اسلام روٹی پانی کی
بدولت ورد و ذکر سب ... کا معجزہ بنا بیٹھے ہیں

نمبر خوجہ ۱ خوجہ سیالکوٹی قرآن السعدین کے صفحہ ۳ پر حضور نبی کریم کو عاجز اور یسوع کو نبی گر بنا دیا ہے لیکن ہم
انجیل کے مطابق تمام یہودیہ پر بھیجے گئے تھے کہ موسیٰ خدا کا سچا نبی تھا پھر سب اسرائیلی ایمان لا کر
اس کے مطیع ہو گئے اسی طرح حضور نبی کریم پر سارا مکہ سارا عرب اور سارا مدینہ ایمان لا کر آپ کے مطیع ہو گیا مگر یسوع
کو یہودی نبی گر کہتے ہیں اسکے متی ۲۶ باب ۱۴ شاگرد تمام جہان میں سے یہودہ اسکریوتی اپنے خداوند یسوع
کو پکڑوا کر پھانسی کی حرام موت مروا گیا متی ۲۶ باب ۴۸ دوسرا سب کے پاس نشست شمعون پطرس تھا یوحنا ۱۰ باب ۲۲ اسکو
یسوع نے آسمان و زمین کا کلید بردار بنانا چاہا تھا متی ۱۶ باب ۱۹ وہ پطرس اپنے خداوند پر لعنت کر کے انکار کر
گیا تھا متی ۲۶ باب ۷۴ مرقس ۱۴ باب ۷۱ اور دوسرے سب سے پہلے چلے جاتے تھے اسے چھوڑ کے متی ۲۶ باب ۵۶ تو وہ نبی گر
نبی کاذب دیکھو استثنا ۱۸ باب ۲۲ کمال یہ ہے کہ جو نیا کام دو افراد درست گیا پوری اسکو نبی گر بنا بیٹھے ہیں

۵۔ رد کفارہ پولس نے رومیوں ۵ باب ۶ میں یہ لکھا ہے کہ یسوع بے دینوں کی خاطر موا یوحنا نے پہلے عام
خط ۲ باب ۲ میں اسکو اپنا بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا کفارہ لکھا ہے لیکن عبرانیوں ۱۰ باب ۲۸ یہ لکھتا ہے کہ جب موسیٰ کی
شریعت کا نہ ماننے والا دو یا تین آدمیوں کی گواہی سے بغیر رحم کئے مارا جاتا ہے تو خیال کرو وہ شخص
کسقدر زیادہ سزا کے لائق ٹھہریگا جس نے خدا کے بیٹے کو پامال کیا دوم متی ۱۲ باب ۳۶ کہتا ہے کہ جو
نکمی باتیں لوگ کہینگے عدالت کے دن اسکا حساب دینگے کیونکہ تو اپنی باتوں کے سبب راستباز ٹھہرایا جائے
گا اور اپنی باتوں کے سبب سے قصور وار ٹھہرایا جائیگا سوم متی ۲۶ باب ۲۴ مرقس ۱۴ باب ۲۱ لوقا ۲۲ باب ۲۲ یوحنا ۱۳ باب ۲ چاروں
کہتے ہیں کہ یسوع نے کہا تھا ابن آدم تو جیسا اسکے حق میں لکھا ہے جاتا ہی ہے لیکن اس آدمی پر افسوس
جسکے وسیلہ سے ابن آدم پکڑوایا جاتا ہے چہارم یوحنا ۱۱ باب ۵۱ کہتا ہے کہ کائفا نام ایک سردار کاہن
نے نبوت کی اور کہا کہ یسوع اس قوم کے واسطے مریگا ان تمام واقعات نے ثابت کر دیا کہ یسوعی دین کا
دار و مدار ہی غلط ملط لغویات پر ہے حالانکہ دیکھو یوحنا ۴ باب ۲۲ میں لکھتا ہے کہ نجات یہودیوں میں سے ہے

پھر ۷/۵۲ میں لکھا ہے کہ گلیل میں سے کوئی نبی برپا نہیں ہوگا حالانکہ متی ۲۱/۱۱ میں لکھا ہے کہ بھیڑ کے لوگوں نے کہا یہ گلیل کے ناصرہ کا نبی یسوع ہے بس خود انجیل نے ثابت کر دیا کہ گنارہ کوئی نبی نہیں اور نہ ہی کفارہ کے مسئلہ پر یسوع کے سب چیلے متفق تھے۔

مسئلہ ۵۵: حیات مسیح کا مسئلہ صرف اسلامی مسئلہ ہے توریت کا نہیں لیکن لوقا ۲۴/۲۴ یوحنا ۲۰/۹ اعمال ۲/۲۴ میں پادریوں نے لکھ دیا ہے کہ سب نبیوں کی پیشگوئی تھی کہ یسوع جی اٹھیگا پھر اعمال ۱۰/۴۰،۴۱ میں یہ لکھا ہے کہ اسکو خدا نے تیسرے دن جلایا اور ظاہر بھی کر دیا نہ کہ ساری امت پر بلکہ ان گواہوں پر جو آگے سے خدا کے چنے ہوئے تھے حالانکہ میں متی ۲۶/۵۶ و ۲۶/۷۴ مرقس ۱۴/۵۰ لوقا ۲۲/۵۷ یوحنا ۶/۶۶ سے ثابت کر چکا ہوں کہ یسوع کے جتنے چیلے تھے سب اسکو چھوڑ گئے تھے بلکہ اسپر لعنت کرنے سے بھی نہ ہٹے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دوئم سورہ مریم اور دو سلاطین ۲/۱۱ لودیس کا اور سورہ آل عمران و سورہ نساء عیسیٰ مسیح کا رفع آسمانی لکھا ہے یسوع کا مطلق نہیں چہارم پیدائش ۵/۲۴ عبرانیوں ۱۱/۵ حنوک کا زندہ بلا موت آسمان پر اٹھایا جانا بتاتی ہے لیکن انجیل متی ۲۸/۱۷ مرقس ۱۶/۱۴ لوقا ۲۴/۴۱ لکھتی ہے کہ جب یسوع زندہ ہوا تو اسکے شاگردوں کو یقین نہ آیا پھر یوحنا ۲۱/۲۱ کہتا ہے کہ پطرس نے اس سے کہا تیرے پکڑوانے والے کا کیا حال ہوگا حالانکہ وہ یسوع سے بھی پہلے حرام کی موت مر گیا تھا متی ۲۷/۵ ہم حیران ہیں کہ یسوع جن شاگردوں پر قربان ہوا تھا جب انہوں نے نہ اسکا ساتھ دیا اور نہ اسکے زندہ ہونے پر متفق ہوئے تو یسوع کے زندہ ہونے کا اب سوال ہی نہیں سوال تو حضرت عیسیٰؑ کی حیات کا ہے جو پہلے مبشر احمد بنکر آیا تھا قرآن سورہ صف اور اب مطیع محمد بن کر آئے گا شادی کرے گا دجال کو مارے گا مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھے گا آخر حضورؐ کے مقبرہ میں دفن ہوگا دیکھو درمنثور ۲/۱۳۵ طبع مصر ۱۳۱۴ھ

تمت بالخیر